

31 23 43 89

114

رساله

۵۲۲

در بیان

قدیم نظام دایمی هندوستان

مؤلفه

سید احمد خان بهادر . سی . ایس . آئی



در مطبع

سین تیغک سوسنیتی علیگڈہ باہتمام شیخ علیم اللہ

بقالب طبع درآمد

سنہ ۱۸۷۸ع

فہرست مضامین

۱	تمہید
۲	ذکر جماعت ہائے دیہی
۳	نظام باہمی گروہ اول یعنی زمینداران
۳	اندازہ حقیقت
۴	حالت اجمالی گروہ زمینداران
۷	حالت اقتراقی گروہ زمینداران یعنی تقسیم اراضی
۸	تقسیم مکرر کی ضرورت
۹	عجیب تقسیم انسانوں کی
۱۰	طریقہ اداے مالگذاری کا حاکم وقت کو
۱۱	طریقہ اداے مالگذاری باہمی
۱۲	زمانہ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار
۱۳	دیہاتی پندچایت
۱۶	افسداد واردات دیہی
۱۸	مال غنیمت
۲۰	منصوعات
۲۲	نظام آبادی دیہہ
۲۳	رسوم مذہبی ادا کروانے والے اشخاص
۲۴	تاریخخانہ واقعات اور سلسلہ افسانے کے محفوظ رکھنے والے اشخاص
۲۵	گروہ کاشتکاران
۲۸	گروہ اعلیٰ حرفہ
۲۹	گروہ مزدوری پیشہ
۳۰	مہاجن اور بقال
۳۱	ارباب نشاط
۳۲	چوپال

۳۲	آپاشی کے ذریعہ
۳۵	میدوں کے باغات
۳۵	محاسب موضع یعنی بتواری
۳۷	لکچر اوپر بتواری کے

قدیم نظام دیہی ہندوستان

جب کہ ہم کسی گائوں کو دیکھتے ہیں کہ نہایت آباد اور سر سبز ہی درخت اور میوے کے باغات اُس میں موجود ہیں جا بجا کنوئیں اور تلاب زراعت میں پانی پہونچانے کے لیئے بقدر ضرورت یا بقدر طاقت وہاں کے باشندوں کے بنے ہوئے ہیں اور کثرت سے ہر قسم کے لوگ جو درجے اور اختیار اور امتیاز میں مختلف ہیں باہم ایک جگہ آباد ہیں اور ہر ایک کے پاس بلحاظ تفاوت امتیاز کے رہنے بیٹھنے مویشی باندھنے کے مکانات موجود ہیں ہر ایک کے پاس کچھ زمین زراعت کو اور کچھ غیر مزروعہ چراگاہ کو موجود ہی ہر قسم کے پیشہ ور اُن کی خدمات بجا لانے کو آباد ہیں اور یہہ تمام انتظام سالہا سال سے بجز اس کے کہ کسی حادثہ یا آفت ناگہانی نے اُن کو برباد نہ کر دیا ہو ایک طرح چلے آتے ہیں تو ہم کو تعجب ہوتا ہی کہ یہہ انتظام کیونکر اور کن اصول پر قائم ہوئے تھے اور بالطبع ہماری طبیعت اُن کے دریافت کرنے پر مائل ہوتی ہی *

ہندوؤں کے قدیم زمانے کی اس قسم کی تحریرات جن سے اُس قسم کے حالات کی تفصیل پائی جاوے ہمارے پاس موجود نہیں ہی صرف منو کی کتاب موجود ہی جس میں کچھ اشارہ نظام دیہی کا ملتا ہی مگر کچھ تفصیلی حالات نہیں پائے جاتے مسلمانوں کے عہد کی تاریخیں اس قسم کے بیانات سے بالکل خالی ہیں اُن کے عہد میں کسی ایسے صدر دفتر کا بھی ہونا نہیں پایا جاتا جس میں ان حالات کی یادداشت مندرج ہوتی ہو مالگذاری کے حالات کے لیئے صرف ہر ایک مقام کے قانون گریوں کا دفتر موضوع تھا حالات دیہی کے لیئے بجز وہاں کے باشندوں کے سینوں کے کوئی دفتر نہیں تھا قدیم سے جو رسم و رواج قائم ہو گیا تھا وہی سینہ بسینہ لوگوں کی یاد میں چلا آتا تھا اور اُسی پر عمل در آمد ہوتا تھا سلطنت انگریزی کے اوسط زمانہ میں بعض ماموں کے حالات دیہی دریافت کرنے پر توجہ ہوئی اس تحقیقات کا بڑا ذخیرہ

محکمہ بندوبست کا دفتر ہی مگر اُس میں بہ نسبت اس کے کہ نظام دیہی کے قدیم حالات دریافت کیئے جاویں زیادہ تر موجودہ رسم و رواج کے دریافت پر توجہ کی گئی ہی یورپین مصنفوں نے بھی اس باب میں رسالے لکھے ہیں اور لکچر دیئے ہیں جن میں سے سر چارچ کیمل کی وہ تحریر جو طرز قبضہ داری اراضی پر ہی اور وہ حصہ ولیج کم میونٹی کا جو ہندوستان سے متعلق ہی اور جس کو سرہنری سمندر منی کے سی ایس آئی ایل ایل تی نے تصنیف کیا ہی مشہور ہی مگر اُس میں زیادہ تر ہندوستان کے نظام دیہی کو یورپ کے قدیم نظام دیہی سے مشابہت دکھانے میں کوشش کی گئی ہی *

اس رسالہ میں ہمارا مقصد اس بات پر بحث کرنے سے کہ وہ نظام دیہی کس طرح پر قائم ہوئے تھے نہیں ہی بلکہ اس بات کا دکھانا مقصود ہی کہ وہ نظام دیہی کس طرح پر تھے تاکہ جو لوگ مالکداری و بندوبست کے کام سے علاقہ رکھتے ہیں اُن کو اپنے کام کے انجام میں ایک نوع کی زیادہ تر بصیرت حاصل ہو *

ذکر جماعت ہائے دیہی

جب کہ ہم بالاجمال قدیم نظام دیہی پر نظر ڈالتے ہیں تو اُسکو ایک نہایت عجیب سلطنت کا نمونہ پاتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ ایسی جاہل قوم نے جو کسی قسم کے علوم سے واقف نہ تھی اور نہ علم انتظام و سیاست مدن اور علم کفایت شعاری اور علم تقسیم محنت سے واقف تھی کس طرح پر ایسے عمدہ طریقہ سے نظام دیہی قائم کیئے تھے *

جو لوگ باہم متفق ہو کر گانوں میں سکونت رکھتے ہیں اور جنکو جماعت ہائے دیہی کے نام سے ہم نے اس رسالہ میں موسوم کیا ہی وہ دو گروہوں میں منقسم ہیں *

اول وہ گروہ ہی جو اُس تمام قطعہ زمین کا جو موضع کے حدود کے اندر داخل ہی اپنے تئیں مالک اور تمام دیگر باشندگان دیہہ سے اپنے تئیں فائق اور اپنے حقوق کو سب سے اعلیٰ سمجھتے ہیں یہ گروہ

اکثر اُن لوگونکی اولاد یا اُن کے جانشین ہوتے ہیں جنہوں نے ابتداءً اُس تمام قطعہ زمین پر قبضہ حاصل کیا تھا جو موضع کی حدود کے اندر داخل ہی اور جو زمیندار کے نام سے یا اور کسی نام سے جو حسب رواج ملک اُن کو دیا گیا ہو موسوم ہوتے ہیں *

بعض دفعہ یہہ گروہ اُن لوگونکی اولاد یا جانشینوں میں سے نہیں ہوتے جنہوں نے ابتداءً اُس قطع اراضی پر جو موضع کی حدود کے اندر داخل ہی قبضہ کیا تھا مگر کسی سبب سے موضع میں وہ اقتدار حاصل کر لیا تھا جو اُن لوگوں کو حاصل تھا جو ابتداءً قبضہ کرنے والوں کی اولاد یا اُن کے جانشینوں کو حاصل تھا اور یہی گروہ مقدم کے نام سے یا اور کسی نام سے جو حسب رواج ملک اُن کو دیا گیا ہو موسوم ہوتے تھے *

دوم وہ گروہ ہی جو رعیت کے نام سے موسوم ہی اور یہہ گروہ حار قسم کے فرقوں میں منقسم ہی اول کاشتکار دوم اہل حرفہ سوم مزدوری پیشہ چہارم خوش باش پس اگر گروہ اول کو بھی شمار میں داخل کر لیا جاوے تو کل پانچ قسم کے گروہ ہوتے تھے جو گانوں میں سکونت رکھتے تھے اور ہر ایک گروہ مختلف قسم کے انتظامات کا پابند تھا جسکو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہی *

نظام باہمی کردہ اول یعنی زمینداران

اندازہ حقیقت

اگر اُس تمام قطعہ زمین کا جو موضع کی حدود کے اندر واقع ہی ایک ہی شخص قابض اول یا قابضان اول کا جانشین ہوتا تھا تو اُس وقت اندازہ حقیقت کی کچھ ضرورت نہوتی تھی کیونکہ وہی ایک شخص تنہا کل اراضی اور اُس کے حقوق معینہ کا مالک گنا جاتا تھا اور وہی ایک شخص انتظام دیہی میں مختار کل اور خدمات سرکاری کے انجام کا جواب دہ ہوتا تھا اور جن سلطنتوں میں اس قسم کے مالکان اراضی کو کسی قسم کے حقوق ملنے کا دستور تھا یہی ایک شخص اُن حقوق کے پانے کا مستحق تھا اور جہاں کہیں یہہ رواج تھا کہ اسی قسم

کے مالکان اراضی سے زر مالگداری سرکار بھی وصول کی جائے تو یہی شخص کل موضع کی ادائے مالگداری کا ذمہ دار ہوتا تھا *

لیکن جب قابضان اول یا اُن کے جانشین متعدد اشخاص ہوتے تھے تو اُس وقت ہر ایک کے حق کے اندازہ کی ضرورت پیش آتی تھی اس ضرورت کو اس جاہل گروہ نے ایک نہایت عمدہ علمی قاعدہ سے حل کیا تھا یعنی کل موضع کو ایک روپیہ اور اُس کی کسرات کو آٹھ روپائی یا کل موضع کو ایک گز اور اُس کی کسرات کو بسوہ و بسوانسی قرار دیا تھا ایک روپیہ کو وہ سولہ آٹھ اور ایک گز کو بیس بسروں پر تقسیم کرتے تھے اور ہر ایک شخص کا حصہ اُسی حساب سے قرار دیتے تھے مثلاً جو شخص موضع میں سولہویں حصہ کا مالک ہوتا تھا اُس کو حقیقت دار ایک آٹھ یا سوا بسوہ قرار دیتے تھے اور چوتھائی کے مالک کو حقیقت دار چار آٹھ یا پانچ بسوہ تصور کرتے تھے اور ہر ایک آٹھ بسوہ کے ایتھے بھی کسرات در کسرات مقرر کی تھی اور چھوٹے حقیقت داروں کی حقیقت کا اندازہ اُسی کسرات پر کرتے تھے *

اس علمی حسابی قاعدہ سے اندازہ حقیقت کی تمام مشکلات رفع ہو گئی تھیں اور ہر ایک مالک کے اندازہ حقیقت قرار دینے میں گو وہ کیسی ہی جزو قلیل کا مالک ہو کوئی مشکل پیش نہیں آتی تھی اس بات کا کہج لگانا کہ یہ علمی حسابی قاعدہ کس زمانہ سے اس جاہل قوم میں رایج ہوا تھا نہایت مشکل ہی مگر اس میں شک نہیں کہ یہ قاعدہ اس قدر زمانہ دراز سے رایج چلا آتا ہی جو مورخوں کی یاد سے بھی پیشتر کا ہی جن ملکوں میں حقوق زمینداری کا رواج قائم اور بحال ہی اُن میں اب تک یہی قاعدہ اندازہ حقیقت کا رایج ہی *

حالات اجمالی گروہ زمینداران

یہ گروہ کبھی اپنی حقیقت کو بالاجمال رکھتے تھے اور کبھی آپس کے جھگڑوں اور نزاعوں کے سبب جدا جدا کر لیتے تھے حالت اجمالی اُنکی بھی متعدد طرح کی ہوتی تھی *

اول اور سب سے عمدہ اور بے نقص طریقہ اجمالی حالت کا یہہ تھا کہ موضع کی کل اراضی کو چار قسم پر تقسیم کرتے تھے اول عمدہ قسم کی زمین مزروعہ اس زمین کو وہ لوگ بقدر اندازہ اپنی حقیقت کے آپس میں بانٹ لیتے تھے مثلاً جو شخص ایک آنہ یا ایک بسوہ کا حقیقت دار ہی اُس نے ایک بیگہہ زمین لی تو جو شخص دو آنہ یا دو بسوہ کا حقیقت دار ہی تو وہ دو بیگہہ زمین لیکر اور علی ہذا القیاس اس زمین میں وہ لوگ خود کھیتی کرتے تھے اور یہی زمینیں زمینداروں کی سیر کشت کہلاتی تھیں *

دوم — درجہ دوم کی زمین مزروعہ اس قسم کی زمین کو وہ لوگ دیگر اشخاص کو اُس کی پیداوار میں سے کوئی معین حصہ قرار دیکر کاشت کو دیا کرتے تھے اور جو کچھ اُس سے متاصل ہوتا تھا اُس میں ہر ایک زمیندار کا بقدر اندازہ اُس کی حقیقت کے حصہ ہوتا تھا *

سوم — وہ اراضی جو بالفعل مزروعہ نہیں ہی مگر قابل زاعت ہی وہ زمین علیحدہ رکھی جاتی تھی اور کبھی خود زمیندار اپنی اپنی حقیقت کے اُس کے مزروعہ کرنے پر کرشش کرتے تھے اور کبھی دیگر اشخاص کو نہایت خفیف معاوضہ پر مزروعہ کرنے کو دیتے تھے *

چہارم — وہ زمینیں تھیں جو واسطے مشترکہ باغات لگانے اور مشترکہ چراگاہ رکھنے کو چھڑی جاتی تھیں اور ہر ایک زمیندار کو باندازہ اپنی حقیقت کے اُس میں حصہ ہوتا تھا — جو اراضی کہ ناقابل زراعت تھی وہ بطور ایک مشترکہ زمین کے افتادہ ہوتی تھی اور اُس اراضی پر جہاں موضع آباد ہی مشترکہ حقیقت تمام زمینداروں کی بقدر اندازہ اُن کی حقیقت کے تسلیم ہوتی تھی اور تمام وہاں کے باشندے جو زمیندار نہیں تھے زمینداروں کی رعیت کہلاتے تھے *

اس کے سوا قدرتی تالاب اور جھیلیں اور خود رو درخت اور خود رو اشیا جو موضع کی حدود کے اندر پیدا ہوتی تھیں اُن سب میں ہر ایک زمیندار کا بقدر اندازہ اُس کی حقیقت کے حصہ ہوتا تھا *

اس کے سوا رعایا باشندگان دیہہ سے بھی کچھہ جنس یا نقد بطور سالانہ لیا جاتا تھا یا اُن کے ذمہ کچھہ خدمتیں معین تھیں اُس سالانہ میں بھی ہر ایک زمیندار کو بقدر اندازہ اپنی حقیقت کے حصہ لینے اور رعایا سے بقدر اندازہ اپنی حقیقت کے خدمت لینے کا اختیار تھا *

دوسری قسم حالت اجمالی کی اول قسم سے ناقص تھی اور باہمی ففاق اور حسد کی بنیاد تھی اور وہ یہہ تھی کہ تمام گروہ زمینداروں کے یکساں تمول اور قدرت نہیں رکھتے تھے کسی کے پاس اس قدر سامان کاشتکاری کا ہوتا تھا کہ وہ اپنے اندازہ حقیقت سے بھی زیادہ زمین کو کاشت کر سکتا تھا اور کسی کے پاس اتنا بھی نہ ہوتا تھا کہ بقدر اندازہ اپنی حقیقت کے زمین کو کاشت کر سکے اور نتیجہ اس کا یہہ ہوتا تھا کہ ذی مقدور زمینداروں کی سیر کاشت میں اُن کے اندازہ حقیقت سے بہت زیادہ زمین سیر کاشت میں آجاتی تھی اور متوسط حالت کے زمینداروں کی سیر کاشت میں بقدر اندازہ اُن کی حقیقت کے زمین سیر کاشت میں رہتی تھی اور مفلس زمینداروں کی سیر کاشت میں یا تو کچھہ زمین نہ ہوتی تھی اور یا اندازہ حقیقت سے بھی بہت کم اور اس اختلاف کے سبب بعضہ زمیندار اپنے اندازہ حقیقت سے بہت زیادہ فائدہ اُٹھاتے تھے اور بعضہ مساوی اور بعضہ بہت کم اور یہی امر باہمی نفاق اور حسد کی بنیاد ہوتا تھا *

اس تفاوت کے رفع کرنے میں اس جاہل فرقہ نے نہایت قابلیت سے تدبیریں اختیار کیں سب سے عمدہ تدبیر یہہ تھی کہ کل زمینداروں کی اراضی سیر کی پیداوار میں سے بھی اُنہوں نے ایک حصہ اپنا تجویز کیا جس میں کل زمینداران موضوع کا حصہ بقدر اندازہ اُن کی حقیقت کے ہوتا تھا مگر یہہ حصہ بہ نسبت اُس حصہ کے جو کاشتکاروں سے لیا جاتا تھا خفیف تھا — گو اس تدبیر سے جو تفاوت منافع کا تھا کسی قدر رفع ہو گیا تھا مگر بالکل زایل نہیں ہوا تھا اور اس سبب سے جو اصلی بنیاد نفاق اور حسد کی باہم زمینداروں کے تھی وہ قائم اور موجود

حالت افتراقی گروہ زمینداران

یعنی تقسیم اراضی

انہیں تمام واقعات سے جن کا ہم نے ابھی اوپر ذکر کیا اور نیز بعضی دفعہ اُس تنازع یا بے اعتباری سے جو ایک کو دوسرے پر نسبت وصول مشترکہ پیداوار کے ہوتی تھی حالت اجمالی زمینداروں میں تفریق واقع ہوئی نتیجہ اس تفریق کا تقسیم اراضی تھا مگر اُس تقسیم اراضی نے متعدد طرح پر ظہور پکڑا جس میں بعض صورتیں انصاف اور پورا پورا حق علیحدہ ہونے پر مبنی تھیں اور جن کے سبب تمام تنازعات آئندہ رفع ہو گئے تھے اور بعضی ایسی تھیں کہ جو نا انصافی سے قائم ہو گئیں تھیں اور باوجود تقسیم اراضی کے باہمی نزاع بدستور قائم تھی اور مکرر تقسیم اراضی کی ضرورت موجود تھی *

عمدہ طریق تقسیم کا یہہ تھا کہ گروہ زمینداران میں متعدد گروہ قائم ہوئے یعنی ہر ایک شاخ قرابت داران قریبہ آپس میں اکٹھے ہو گئے اور ایک گروہ بن گئے اور جس قدر اُن کا حصہ بموجب قاعدہ وراثت کے تھا اُسی قدر ٹھیک ٹھیک حصہ کے موافق ہر قسم کی اراضی انہوں نے بانٹ لی اور جدا جدا قبضہ کر لیا اور اراضی منقسمہ پٹی کے نام سے کہلائی اور اُن رشتہ داران قریب کے افسر خاندان کے نام سے موسوم ہو گئی مثلاً پٹی ہری سنگھ پٹی بہادر علی اور علی ہذا القیاس *

یہی تقسیم پٹی داری دیہات کے پیدا ہونے کی بنیاد ہی مگر یہہ تقسیم کبھی تو بالکل مکمل ہوتی تھی یعنی اراضی مزروعہ اور غیر مزروعہ جنگل اور چراگاہ آبادی دیہہ سب تقسیم ہو جاتی تھی یہاں تک کہ باغات مشترکہ بھی تقسیم ہو جاتے تھے اور تالاب اور جھیل جو آبپاشی کے لیئے تھے اُن کی سمٹیوں پانی دینے کی معین ہو جاتی تھیں مشترکہ کنوؤں میں سے جو تقسیم نہیں ہو سکتی تھی پانی دینے کے لیئے اوسرے یعنی دن مقرر ہو جاتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ آبادی تو مشترکہ رہتی تھی اور اُور تمام اراضی تقسیم ہو جاتی تھی اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ صرف اراضی مزروعہ تقسیم ہوتی تھی اور باقی اراضیات مشترکہ رہتی تھیں ۔

پہلی قسم کی تقسیم ایسی مکمل تھی کہ مکرر تقسیم کی اُس میں حاجت نہ ہوتی تھی باقی قسم کی تقسیموں میں بھی اراضی مزروعہ کی تقسیم کی حاجت نہیں ہوتی تھی بلکہ جو چیزیں کہ مشترک ہوتی تھیں ہر دفعہ وقوع کسی تنازعہ کے انہیں کی تقسیم ہو جاتی تھی *

یہہ تقسیم اراضی مزروعہ کی ایسی کامل ہوتی تھی کہ زمینداروں کو اپنے حصہ کی یادداشت بحساب بسوہ و بسوانسی یا آنہ و پاٹی کے رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی تھی بلکہ ہر ایک کی اراضی مقبوضہ ہی اُس کا حصہ معین تصور ہوتا تھا اور ایسے دیہات میں حصہ داری کا حساب جو حالت اشتراک میں بحساب بسوہ و بسوانسی لگایا جاتا تھا بالکل معدوم اور نسباً منسیاً ہو جاتا تھا اور اس لیے جب اراضی مشترکہ کی تقسیم کی ضرورت ہوتی تھی تو اُس کی تقسیم بمقدار اراضی مقبوضہ ہر فریق کے عمل میں آتی تھی *

بعض دیہات میں وہ فریق رشتہ داران قریب کا بھی جنہوں نے متفق ہو کر اراضی کو تقسیم کروا لیا تھا اراضی منقسمہ کی بھی تقسیم چاہتے تھے اور اس تقسیم در تقسیم کے سبب ہر ایک شخص کے حصہ کی اراضی نہایت چھوٹے چھوٹے قطعوں میں جداگانہ تقسیم ہو جاتی تھی اور یہی تقسیم دیہات بھی چارہ کے وجود پذیر ہونے کی بنیاد ہی مگر یہہ تقسیم چھوٹے چھوٹے قطعوں میں صرف اراضی مزروعہ میں ہوتی تھی کیونکہ اراضی غیر مزروعہ و چراگاہ کی تقسیم ایسے چھوٹے چھوٹے قطعوں میں غیر ممکن تھی *

تقسیم مکرر کی ضرورت

بعض دفعہ تقسیم اراضی مزروعہ کی ایک ناوابج طریقہ پر ہوتی تھی یعنی گروہ زمینداران میں سے زبردست گروہ یا زبردست شخص نے یا ایسے شخص نے جس کے پاس سامان کاشتکاری زیادہ تھا اپنے حصہ کے انداز سے جو ازروے وراثت اُس کو پہنچتا زیادہ اراضی پر قبضہ کر لیا اور غریب اور کمزور حصہ داروں کے قبضہ میں اُن کے واجبی حصہ

سے بہت کم اراضی رہ گئی اگلے زمانہ میں انصاف کی عدالتیں غریبوں کے حق رسی کے لیئے معدوم تھیں اور زور اور طاقت ہی انصاف تھا اس لیئے اُن غریب اور کمزور حق داروں کو بجز اس کے کہ اُس ناانصافی کو صبر کے ساتھ چیلایں اور کچھ چارہ نہ تھا اور اس سبب سے یہہ نامنصفانہ تقسیم مدت دراز تک قائم رہتی چلی آتی تھی *

یہہ نامنصفانہ تقسیم اکثر صرف اراضی مزرعہ پر محدود ہوتی تھی کیونکہ منافع حاصل کرنے کے لیئے وہی زمین ایک بڑا مخزن ہوتا تھا مگر باوجود اس تقسیم کے وہ حصہ کشی جو از روے حصہ وراثت کے بحساب بسوہ و بسوانسی یا آنہ و پائی ہوتے تھے کبھی فراموش نہیں ہوتے تھے اور اراضیات مشترکہ کے منافع کی تقسیم اکثر اُسی حصہ داری کے حساب سے ہوتی تھی اور حصہ داران غریب اور کمزور وقت کے منتظر رہتے تھے اور جب کبھی اُن کو موقع ملتا تھا اور کوئی زبردست گروہ اُنکا حمایتی ہو جاتا تھا یا عامل کی مہربانی حاصل کرنے کا موقع ملتا تھا یا گانوں کا افسر اُن کا طرف دار ہوتا تھا تو وہ مکرر تقسیم کے خواہاں ہوتے تھے اور چاہتے تھے کہ یا تو اراضی مشترکہ میں سے اُن کو اس قدر زمین دلوا دی، جاوے تا کہ اُن کے پورے حصہ کی اراضی اُن کے قبضہ میں آجائے یا جن لوگوں کے قبضہ میں حصہ سے زیادہ اراضی ہی اُن سے چھین کر اُن کو دلوا دی جاوے *

عجیب تقسیم انسانوں کی

بعض دیہاتوں میں انسانوں کی تقسیم کا عجیب قاعدہ جاری تھا جن دیہاتوں میں کثرت سے اراضی کاشتکاروں کی کاشت میں ہوتی تھی تو بعضی دفعہ اُس گانوں کے زمیندار بجائے اراضی کی تقسیم کے کاشتکاروں کو تقسیم کر لیتے تھے یعنی ہر ایک گروہ اُس قدر کاشتکاروں کو جو بقدر اُس کے حصہ کے اراضی کا محصول دیتے ہیں منتخب کر کے اپنے حصہ میں لگا لیتا تھا اور اُس سے زمین کا محصول اپنے حصہ میں لیتا تھا بعضی دفعہ ایک کاشتکار دو گروہوں کے حصہ میں آتا تھا اور اپنی اراضی

گلشنکاری اور گُذران کے وسیلوں کے اور کچھ نہ چھوڑتے تھے پھر اکبر کے عہد کی تاریخوں میں اس امر کی کہ کاشتکاروں سے ہی مالگداری لی جاتی تھی زیادہ تر پتہ لگتا ہی آئیں اکبری میں لکھا ہی کہ ”عامل کو کاشتکار کے ساتھ یہہ معاہدہ کرنا چاہیئے کہ وہ اپنا لگان خود لایا کرے تاکہ کسی خود غرض درمیانی شخص کے نوکر رکھنے کے واسطے کوئی حیلہ نہ ہو سکے اور جس وقت کوئی کاشتکار اپنا لگان لاوے تو خزانچی کو ایک رسید اُس کو دیدینی چاہیئے“ بعض انگریزی محققوں نے تسلیم کیا ہی کہ اکبر کے عہد کا بندوبست شرع شریف کے اُس اصول پر مبنی تھا جسکو ”مقاسمہ“ یعنی ”بَدائی“ اور بعض ملکوں میں ”بھاولی“ کہتے ہیں وہ علانیہ تسلیم کرتے ہیں کہ تَوَدَّر مل اور مظفر خاں کا بندوبست زمینداروں کے ساتھ نہیں بلکہ کاشتکاروں کے ساتھ کیا گیا تھا — اس قسم کے بندوبست کا اثر ہندوستان میں بتدریج دکن کے صوبجات کے اور کہیں نہیں پایا جاتا اُن صوبجات میں سلطنت انگریزی نے اپنی اور اراضی کے حقیقی کاشتکاروں کے مابین کسی کو قرار نہیں دیا اور اُنہی سے اپنا حصہ پیداوار بلا توسل غیورے لیا اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ زمینداری کاشتکاران پیدا ہو گئی اس طریقہ بندوبست کا جسکو ”رعیت داری“ بندوبست کے نام سے مشہور کرتے ہیں مقرر اصلی صوبہ مدراس ہی *

بالیں ہمہ یہہ امر نہایت مشتبہہ ہی کہ در حقیقت اُس گروہ کا جس کو ہم زمیندار کہتے ہیں اس انتظام کی رو سے کاشتکاروں پر سے تحکم اور مداخلت اور کاشتکاروں کی غلامی کی حالت مرتفع ہو گئی تھی یا نہیں بلکہ اس بات کے یقین کرنے کی بہت سی وجوہ ہیں کہ باوجود اس انتظام کے اُس گروہ کی وقعت و اختیار و حکومت میں کچھ فرق نہیں آیا تھا نسبت حقیقت یا ملکیت اراضی یا حق زمیندار کی ہم جداگانہ رسالہ میں بحث کریں گے *

زمانہ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار

ہندوستان میں اکثر قریب رشتہ دار بطور خاندان مشترکہ کے رہتے تھے یہاں تک کہ جو آمدنی ایک کی قوت بازو سے ہوتی تھی اُس میں

سب شریک رہتے تھے تمام آمدنیاں سرمایہ مشترکہ متصور ہوتی تھیں اور تمام اخراجات بطور اخراجات مشترکہ خیال کیئے جاتے تھے اور اسلیئے ضرور تھا کہ ہر گھر میں ایک شخص افسر خاندان اور تمام خاندان پر حکم راں ہو پس ہر گھر میں ضرور ایک شخص بطور افسر یا سرگروہ کے ہوتا تھا اور تمام خاندان کے لوگ اُس کے تابع اور ماتحت گئے جاتے تھے اور وہ افسر ہر طرح کا اختیار اُس گھر پر رکھتا تھا — گھر سے مراد احاطہ یا مکان نہیں تھا بلکہ ایک گھر سے وہ گروہ مراد تھی جو ایک شامل روٹی کھاتے تھے اور کار و بار کرتے تھے پس یہہ کہہا نہایت زیبا ہی کہ جن کا ایک چولہا تھا وہ ایک گھر تھا *

باشندگان دیہہ کا وہ گروہ جو تمام باشندوں پر فوق رکھتا تھا اور سب سے اعلیٰ اپنا حق سمجھتا تھا اور اکثر یہہ تھا کہ وہ سب ایک خاندان کی شاخیں تھیں اور جن کو ہم مختصر لفظوں میں زمیندار کہتے ہیں اُن سب میں بھی ایک شخص افسر اور سب پر حکمران ہوتا تھا اور تمام گانوں پر اُسی کا حکم چلتا تھا اور تمام جرگے جو گانوں میں پیدا ہوتے تھے اُن کے فیصلہ کے لیئے اُسی سے فریاد کی جاتی تھی اور جو پنچایت جمع ہوتی تھی گویا وہ افسر اُس کا صدر انجمن ہوتا تھا *

یہہ عہدہ افسری کا اکثر موروثی ہوتا تھا اور کبھی تمام مردوں میں جو سب سے زیادہ مسن ہوتا تھا اُس کو ترجیح دی جاتی تھی بشرطیکہ وہ نالایق یا ناقابلِ کاربار کے نہ ہو اور کبھی انتخاب سے اس افسر کا تقرر ہوتا تھا مگر یہہ انتخاب کسی نہ کسی خاص خاندان کے لوگوں سے مخصوص ہوتا تھا *

دیہاتی پنچایت

یہہ اعلیٰ گروہ جن کو ہم نے زمیندار کہا گانوں کی پنچایت کے ممبر ہوتے تھے اس گروہ میں جو نزاع قومیت یا ذات برادری کی یا بیہ شادی کی یا آپس میں اراضی کی تقسیم کی یا مالگذاری یا اور قسم کے داند کی باچہ ڈالنے کی یا آپس میں تلابوں یا جھیلوں یا کنوؤں سے

کاشتکاری اور گزداران کے وسیلوں کے اور کچھ نہ چھوڑتے تھے پھر اکبر کے عہد کی تاریخوں میں اس امر کی کہ کاشتکاروں سے ہی مالگداری لی جاتی تھی زیادہ تر پتہ لگتا ہی آئین اکبری میں لکھا ہی کہ ”عامل کو کاشتکار کے ساتھ یہہ معاہدہ کرنا چاہیئے کہ وہ اپنا امان خود لایا کرے تاکہ کسی خود غرض درمیانی شخص کے نوکر رکھنے کے واسطے کوئی حیلہ نہ ہو سکے اور جس وقت کوئی کاشتکار اپنا لگان لاوے تو خزانچی کو ایک رسید اُس کو دیدینی چاہیئے“ بعض انگریزی محققوں نے تسلیم کیا ہی کہ اکبر کے عہد کا بندوبست شرع شریف کے اُس اصول پر مبنی تھا جسکو ”مقاسمہ“ یعنی ”بتائی“ اور بعض ملکوں میں ”بھاولی“ کہتے ہیں وہ علانیہ تسلیم کرتے ہیں کہ نوڈر مل اور مظفر خاں کا بندوبست زمینداروں کے ساتھ نہیں بلکہ کاشتکاروں کے ساتھ کیا گیا تھا — اس قسم کے بندوبست کا اثر ہندوستان میں بجز دکن کے صوبجات کے اور کہیں نہیں پایا جاتا اُن صوبجات میں سلطنت انگریزی نے اپنی اور اراضی کے حقیقی کاشتکاروں کے مابین کسی کو قرار نہیں دیا اور اُنہی سے اپنا حصہ پیداوار بلا توسل غیورے لیا اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ زمینداری کاشتکاران پیدا ہو گئی اس طریقہ بندوبست کا جسکو ”رعیت داری“ بندوبست کے نام سے مشہور کرتے ہیں مقرر اصلی صوبہ مدراس ہی *

بالیں ہمہ یہہ امر نہایت مشتبہہ ہی کہ در حقیقت اُس گروہ کا جس کو ہم زمیندار کہتے ہیں اس انتظام کی رو سے کاشتکاروں پر سے تحکم اور مداخلت اور کاشتکاروں کی غلامی کی حالت مرتفع ہو گئی تھی یا نہیں بلکہ اس بات کے یقین کرنے کی بہت سی وجوہ ہیں کہ باوجود اس انتظام کے اُس گروہ کی وقعت و اختیار و حکومت میں کچھ فرق نہیں آیا تھا نسبت حقیقت یا ملکیت اراضی یا حق زمیندار کی ہم جداگانہ رسالہ میں بحث کرینگے *

زمانہ قدیم میں زمینداروں کا اقتدار

ہندوستان میں اکثر قریب رشتہ دار بطور خاندان مشترکہ کے رہتے تھے یہاں تک کہ جو آمدنی ایک کی قوت بازو سے ہوتی تھی اُس میں

سب شریک رہتے تھے تمام آمدنیاں سرمایہ مشترکہ منصوبہ ہوتی تھیں اور تمام اخراجات بطور اخراجات مشترکہ خیال کیئے جاتے تھے اور اسلیئے ضرور تھا کہ ہر گھر میں ایک شخص افسر خاندان اور تمام خاندان پر حکم ران ہو پس ہر گھر میں ضرور ایک شخص بطور افسر یا سرگروہ کے ہوتا تھا اور تمام خاندان کے لوگ اُس کے تابع اور ماتحت گئے جاتے تھے اور وہ افسر ہر طرح کا اختیار اُس گھر پر رکھتا تھا — گھر سے مراد احاطہ یا مکان نہیں تھا بلکہ ایک گھر سے وہ گروہ مراد تھی جو ایک شامل روٹی کھاتے تھے اور کار و بار کرتے تھے پس یہہ کہہا نہایت زیبا ہی کہ جن کا ایک چولہا تھا وہ ایک گھر تھا *

باشندگان دیہہ کا وہ گروہ جو تمام باشندوں پر فوق رکھتا تھا اور سب سے اعلیٰ اپنا حق سمجھتا تھا اور اکثر یہہ تھا کہ وہ سب ایک خاندان کی شاخیں تھیں اور جن کو ہم مختصر لفظوں میں زمیندار کہتے ہیں اُن سب میں بھی ایک شخص افسر اور سب پر حکمران ہوتا تھا اور تمام گانوں پر اُس کا حکم چلتا تھا اور تمام جہکڑے جو گانوں میں پیدا ہوتے تھے اُن کے فیصلہ کے لیئے اُسی سے فریاد کی جاتی تھی اور جو پنچائیت جمع ہوتی تھی گویا وہ افسر اُس کا صدر انجمن ہوتا تھا *

یہہ عہدہ افسری کا اکثر موروثی ہوتا تھا اور کبھی تمام مردوں میں جو سب سے زیادہ مسن ہوتا تھا اُس کو ترجیح دی جاتی تھی بشرطیکہ وہ نالایق یا ناقابلِ کار بار کے نہ ہو اور کبھی انتخاب سے اس افسر کا تقرر ہوتا تھا مگر یہہ انتخاب کسی نہ کسی خاص خاندان کے لوگوں سے مخصوص ہوتا تھا *

دیہاتی پنچائیت

یہہ اعلیٰ گروہ جن کو ہم نے زمیندار کہا گانوں کی پنچائیت کے ممبر ہوتے تھے اس گروہ میں جو نزاع قومیت یا ذات برادری کی یا بیہ شادی کی یا آپس میں اراضی کی تقسیم کی یا مالگذاری یا اور قسم کے داند کی باچہ ڈالنے کی یا آپس میں تلابوں یا جھیلوں یا کنوؤں سے

آبپاشی کی یا اور کسی قسم کی جو زمین سے یا اُس کی پیداوار سے علائقہ رکھتی ہی بلکہ تمام تفریع جو باہم ہوتے تھے پنچایت میں آتے تھے اکثر یہ پنچایت چوہال میں یا کسی مندر کے میدان میں یا تلاب کے کنارے پر جمع ہوتی تھی افسر گانوں صدرانجمن ہوتا تھا اور ہر خاندان کے سرگروہ اُس میں جمع ہوتے تھے اور ہر شخص کو اُنہیں راے دینے کا اختیار ہوتا تھا اور اُس کی راے کی مقدار کا اندازہ بلحاظ مقدار اُسکے حصہ زمینداری کے ہوتا تھا *

جبکہ دونوں فریق متخاصم مساوی درجہ اور قوت رکھتے تھے بلاشبہ یہ پنچایت نہایت منصفانہ اور واجبی فیصلہ کرتی تھی مگر غریب و کمزور فریق ہمیشہ مظلوم رہتا تھا خود اُس گروہ کی طاقت اس بات پر منحصر تھی کہ طاقت ور گروہ ساتھی و متفق رہیں اور اسلئے ممکن نہ تھا کہ غریب و کمزور فریق کی مدد کی جاسکے ہاں جو لوگ اُس غریب پر رحم کھاتے تھے فریق ظالم سے جو در حقیقت زبردست بھی ہوتا تھا رحم کرنے اور کسی قدر اُسپر مہربانی کرنے کی سفارش کرتے تھے *

بعض دیہات ایسے تھے جو بڑے بڑے گانوں سے نکل کر آباد ہوئے تھے اور بعض ایک ہی قوم کے متعدد جگہ آباد تھے مگر کوئی گانوں کمزور یا تھوڑی آبادی کا تھا اور کوئی گانوں زبردست اور کثیر آبادی کا اس لیئے چھوٹے گانوں کسی بڑے گانوں کے ماتحت قرار دیئے جاتے تھے اور جب کوئی نزاع باہمی زمینداران کا اُس چھوٹے گانوں کی پنچایت سے فیصلہ نہ ہوتا تھا تو اُس بڑے گانوں کے پنچ آکر فیصلہ کے لیئے شریک ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ شخص مظلوم اُس بڑے گانوں کے پنچوں کے سامنے اپنے مظلوم ہونے کی شکایت لیجاتا تھا *

ہندی میں مثل مشہور ہی کہ ”مرے بیل کی بڑی بڑی آنکھیں“ اس زمانہ میں لوگ خیال کرتے ہیں کہ گانوں کی پنچایت بہت عمدہ چیز تھی اور مظلوم کی حق رسی خوب ہوتی تھی مگر میں اس کا قایل نہیں ہوں کچھ شک نہیں ہی کہ اُس زمانہ میں ”جس کی لاٹھی اُس کی بھینس“ کی مثل تھیک صادق آتی تھی جسقدر خوبی

اُن پنچایتوں میں بھی وہ بھی تھی کہ، تیتہ کے منہ لچھیں، تھی کڑی دوسرا سننے والا نہ تھا کوئی عدالت و حکومت مظلوم کا حق دارانے والی نہ تھی جو کچھ تھی یہی پنچایت تھی پھر اُس نے جو کر دیا حق یا نا حق وہی انصاف تھا اور مظلوم کو چار و نا چار اُسی کو سہنا پڑتا تھا *

جو ظلم اور زیادتی کاشتکاروں پر یا اہل حرفہ اور مزدوری پیشہ پڑا ہوتی تھی اُسکی فریاد کو بھی یہی پنچایت تھی مظلوم اکثر افسر گانوں کے سامنے آکر اور منہ میں تنکا لیکر ہاتھ جوڑ کر ایک ٹانگ سے کھڑا ہو جاتا تھا منہ میں تنکا لینے سے یہہ اشارہ تھا کہ ہم تمہاری گڑھیں ہمپر مہربانی کرو افسر گانوں کا اُس کی فریاد سننے اور نہ سننے کا مختار کل تھا کہی اُس نے مظلوم کو دو چار گالیاں سنا دیں اور نکال دیا اور وہ روتا ہوا اپنے جھونپڑے میں صبر کر کر جا بیٹھا اور کہی اُس نے اُسکو دالسا دیدیا اور ظالم کو سمجھایا کہ اس قدر سختی نہ کرے یہہ واقعات اکثر ایسے موقع پر ہوتے تھے جبکہ ظالم زمینداروں کے گروہ میں سے اور مظلوم رعیت کے گروہ میں سے ہوتا تھا لیکن جب دونوں گروہ رعیت کے گروہ میں سے اور مساری درجہ کے ہوتے تھے اور کوئی زبردست گروہ کسی کا حامی اور مدد گار بھی نہ ہوتا تھا تو فریقین کی رضامندی یا انصافانہ طور پر فیصلہ ہو جاتا تھا *

دیوانی اور فوجداری اور سخت جرایم سنگین کے مقدمے شان و فادہ ہی گانوں کی سرحد سے باہر جاتے تھے گروہ زمینداران میں باہم جو فساد اور فوجداری ہو جاتی تھی اُسکا بیچ بچاؤ ضرور آپس کے گروہ کے لوگوں سے ہو جاتا تھا رعیت اور علی الخصوص وہ رعیت جو پیشہ وروں یا کمین قوم میں داخل تھیں وہ تو جانوروں سے بھی کم رتبہ تھیں اُن پر جو ظلم ہوتے تھے اور جو کام خدمت بطور بیگار کے اُن سے لیئے جاتے تھے اُن کی داد فریاد تو سننے کے قابل ہی نہ تھی کیونکہ وہ ایسے ظالموں کی برداشت کے لیئے مخلوق ہی خیال کیئے جاتے تھے البتہ خوشباش رہنے والوں میں سے وہ لوگ جو بقالی اور مہاجنی کرتے تھے کسی قدر خوش وختے تھے اُن سے تمام گانوں کے باشندوں کو اور نیز زمینداروں کے گروہ کو

غرض پڑتی تھی اور اسی لیئے سب کا مقصد ہوتا تھا کہ ایسا بندوبست کیا جاوے کہ بقال اور مہاجن گانوں میں آباد اور گانوں والوں کے مددگار رہیں *

بقال و مہاجن افسر گانوں سے اور زبردست گروہ سے نہایت دب کر موافقت رکھتے تھے اور روپیہ پیسے سے اور تخفیف یا معافی سود سے ہمیشہ بطور رشوت اُن کے ساتھ سلوک کرتے رہتے تھے اور وہ گروہ بقالوں اور مہاجنوں کی جان اور مال کا محافظ ہوتا تھا اور اُنہیں کی تقویت پر وہ لوگ گانوں میں آباد رہتے تھے اور جو داک سند کہ اُن کی گانوں والوں سے ہوتی تھی اُس روپیہ کے وصول کروانے اور ناراجب سود دلوانے میں مددگار ہوتے تھے اور جو رعایت روپیہ اور سود کی مہاجن اپنے حامی زبردست گروہ کے ساتھ کرتے تھے اُس سے زائد غریب رعایا سے وصول کر لیتے تھے لیکن جب کسی مہاجن اور بنیئے کی گروہ زمینداران سے ناموافقت ہو جاتی تھی تو اُس کو بجز اس کے کہ گانوں چھوڑ کر بھاگ جاوے اور کچھ چارہ نہ تھا یہ طریقہ مقدمات داک سند کے تصفیہ کا تھا جو ایک نہایت جابرانہ اور نامنصفانہ طریقہ پر انجام پاتا تھا *

ان تمام ظالمانہ اقتدار و حکومت کا اب بھی بہت جگہ نشان پایا جاتا ہے جہاں کے زمیندار زبردست اور قابو یافتہ اور شورہ پشت ہیں وہاں اب بھی رعایا پر بہت کچھ ظلم ہوتے ہیں سرکار انگریزی کی عملداری میں جہاں کثرت سے عدالتیں موجود ہیں اور ہر ایک مظلوم کو ہر قسم کی فریاد کا موقع ہے اور عدالتیں اور حکومت بھی ایسی قوی ہے کہ ہر ایک حاکم چھوٹی اور بڑی عدالت کا اپنے حکم کی تعمیل اعلیٰ سے اعلیٰ رئیس اور شورہ پشت سے شورہ پشت پر پوری پوری کر سکتا ہے یہ تمام ظلم نہایت گہمت گئے ہیں مگر پھر بھی زمینداروں کو بہت کچھ ظلم کرنے کے موقعے باقی ہیں *

انسان و ارباب دیہی

گانوں میں اُس کے باشندوں کے باہم بجز لڑائی چھکڑے مار کوڑی کے جو کسی تکرار و نزاع سے واقع ہو جاتے تھے اور کسی قسم کی

واردات مثل دزدی و قاکہ زنی کے وقوع میں نہیوں آتی تھی آپس میں ایک گانوں کے باشندے دوسرے گانوں والوں سے اور خصوصاً اُن دیہات سے جہاں کے زمیندار ایک قوم کے تھے اسبات کا آپس میں معاہدہ رکھتے تھے کہ ایک دوسرے کے گانوں میں کوئی واردات نہ کرے یا اس ہمہ اگرو کوئی واردات دزدی مویشی یا اور کسی قسم کی ہوجاتی تھی تو اسبات کا دریافت کرنا کہ کس گانوں والوں نے کی ہی چنداں مشکل نہ تھا اور ہمیشہ اُس گانوں کے زمیندار جہاں چوری کا مال گیا ہی مال واپس دلوا دیتے تھے *

مویشی کی چوری کا سراغ لانے کو کھوجیئے ہوتے تھے جو مویشی کے پاؤں کے نشان سے سراغ لگاتے تھے کہ کس گانوں میں یا جنگل میں چوری کی مویشی گئی ہی جہاں کھوج پہنچتا تھا وہاں کا زمیندار اُس آگے سراغ چلاتا تھا یا اپنے گانوں میں دریافت کرتا تھا اور مال مسروقہ واپس دلا دیتا تھا *

اس آپس کے معاہدہ سے دیہات میں چوری وغیرہ واردات کا نہایت امن رہتا تھا مگر کبھی کبھی ایک گانوں کے دوسرے گانوں سے بوجھ نہ لانے مال مسروقہ کے یا عورت کے بھگا لیجانے کی نزاع قائم ہوجاتی تھی اور ایک گانوں دوسرے سے بدلا لینا تھا اور کبھی کبھی ایک گانوں دوسرے پر چڑھائی کر دیتا تھا اور جو غالب و زبردست ہوتا تھا گویا حق اُسی کی طرف ہوتا تھا *

عورتوں کے متعلق مقدمات کمتر ہوتے تھے بعضی قومیں ایسی تھیں جن میں عورت کے نکال دینے کا یا شوہر اول کی وفات کے بعد دوسرے خاوند کے کر لینے کا رواج تھا پس اس میں اُن لوگوں کی برادری کی اجازت کی درکار تھی — جائز میں عورت کا دوسرے کے ساتھ چلا جانا اور پھر اپنے خاوند پاس چلا آنا چنداں عیب نہ تھا مگر صرف برادری کی رضامندی درکار تھی *

جو قومیں ایسی تھیں کہ ان باتوں کو نہایت ناگوار سمجھتی تھیں اُن کے ہاں عورتوں کو اپنی جان کی حفاظت کی بہت ہی کم طمأنیت تھی اور اُس قوم کی عورتیں جو نا جائز فعل کی مرتکب

ہوتی تھیں اُن کو مار ڈالنا کوئی جرم نہیں تھا بلکہ تمام لوگ اُس کو اچھا سمجھتے تھے اس لیے اِس قسم کی وارداتوں کی کچھہہ پرسش نہ تھی بلکہ وہ جرم ہی نہیں سمجھا جاتا تھا *

جن قوموں میں بیٹی کا ہونا نہایت شرم کی بات سمجھا جاتا تھا اُن قوموں میں بیٹیوں کا مار ڈالنا کوئی جرم نہ تھا بلکہ اُس پر نہایت فخر کیا جاتا تھا رسم دختر کشی کی اب تک ہندوستان میں جاری ہی گورنمنٹ انگریزی نے چند سال سے اُس کی انسداد میں کوشش کی ہی اور خاص قانون جاری کیئے ہیں اور نہایت نگرانی کی ہی تب بھی نہایت شبہہ ہی کہ پوری کامیابی ہوئی ہو تعجب یہہ ہی کہ دختر کش قومیں جو مسلمان ہو گئیں ہیں اُن میں بھی اکثر یہہ رسم بد اب تک جاری ہی *

کسی مندر پر یا دیہی کے نام پر انسان کا قربانی کرنا اور ستی ہونا نہایت پاک اور مقدس فعل گنا جاتا تھا بہت ہی کم گانوں ہندوستان میں ایسے ہونگے جہاں ستی کا مٹہہ یا ڈھیر نہو جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اشراف قوموں میں ستی کا رواج بہت کثرت سے ہو گیا تھا اور متوفی کی عزت اور ستی ہونے والی عورت کا نہایت مقدس ہونا سمجھا جاتا تھا — یہہ دونوں رسمیں ہندوستان سے سرکار انگریزی کی عملداری میں بالکل معدوم و مفقود ہو گئی ہیں برسوں میں کہیں اتفاقیہ اور دفعئاً ایسی واردات اب بھی واقع ہو جاتی ہی مگر اُس کے تدارک اور مجرموں کی سزا دیہی میں ذرا بھی غفلت و سستی نہیں ہوتی گورنمنٹ انگریزی کے رعب و داب کے سبب اکثر ہندوستانی عملداریوں میں سے یہہ رسم ستی کی جاتی رہی ہی *

مال غنیمت

ایک بڑا ذخیرہ زمینداروں کی آمدنی کا لوٹ کا مال تھا جات گوجر میواتی پہانسیہ مینے اور چند قریب ہندوستان کی ایسی ہیں جنکا اصلی آبائی پیشہ چوری کرنا ارتنا ڈاکہ ڈالنا ہی چند گانوں کے لوگ آپس میں شرکت رکھتے تھے اور ڈاکہ زنی کیا کرتے تھے اکثر بڑے بڑے

قصبوں یا شہروں میں جہاں مالدار آدمی رہتے تھے اور جو اُس سلسلہ دیہاتی اتفاق سے خارج تھے ڈاکہ ڈالتے تھے — مسافروں کے قافلوں کو لوٹتے تھے جب تک کوئی مضبوط قافلہ ہتھیار بند جمع نہو جاتا تھا رستہ چلنا مشکل بلکہ ناممکن تھا *

جو لوگ شریک ڈاکہ زنی اور چوری کے ہوتے تھے وہ مال مسروقہ میں حصہ بانٹتے تھے مگر اُس گانوں کے زمینداروں کا جہاں کے رہنے والے ڈاکہ مارنے والے ہوں ضرور حصہ ملتا تھا خواہ وہ لوگ ڈاکہ مارنے میں شریک ہوں یا نہوں — ٹھگوں کا فرقہ ایک علاحدہ فرقہ تھا جس کو باشندگان موضع سے کوئی تعلق نہ تھا اور اس لیے اُس کا ذکر اس مقام پر ضرور نہیں *

اگلی عملداریوں میں اس قسم کی وارداتوں پر باقاعدہ توجہ نہ ہوتی تھی بعض عاملوں نے کچھ انتظام کیا اور اُس میں کچھ کمی ہو گئی بعض سست عاملوں نے کم توجہ کی واردات کی کثرت ہو گئی گورنمنٹ انگریزی کی عملداری میں جہاں تک ممکن ہوا اس کے معدوم کرنے میں کوشش کی گئی ہی اور درحقیقت ڈاکہ زنی معدوم ہو گئی ہی گو کہ اب بھی کبھی کبھی واردات سخت واقع ہو جاتی ہی جس کا تدارک بھی قرار واقعی کیا جاتا ہی *

گورنمنٹ انگریزی کی فوجداری عدالتوں کے نقشوں میں جو ڈاکہ زنی کی وارداتیں مندرج ہوتی ہیں اُن میں اکثر وہ وارداتیں ہیں جو حقیقت میں خفیف ہیں اور ہندوستانی عہد کی ڈاکہ زنی نہیں ہیں بلکہ انگریزی قانون نے ڈاکہ زنی کے جرم کی ایک تعریف قرار دی ہی پس اُس قسم کا جو جرم واقع ہوتا ہی گو اُس کے مرتکب تین ہی آدمی ہوں اور ہتھیار بند ہوں یا لٹھ بند یا نہتے اُس کو جرم ڈاکہ زنی میں داخل کیا جاتا ہی اگر اُن کو خارج کر دیا جاوے تو اصل ڈاکہ زنی جیسیکے ہندوستانی عملداریوں میں ہوتی ہی شد و نادر ہی واقع ہوتی ہیں *

ہندوستانی عملداریوں میں جہاں پولیس کا انتظام انگریزی وعدہ پر ہو گیا ہی ڈاکہ زنی کی وارداتیں بہت کم ہو گئی ہیں بلکہ نہیں

رہیں اُس کے سوا اور ہندوستانی عملداریوں میں بھی ذاکہ زنی کی وارداتیں انگریزی حکومت کے اُس رعب و انتظام سے جس کا عکس اُن ہندوستانی عملداریوں پر پڑتا ہی بہت کم ہیں *

محصولات

قدیم زمانہ میں اُس گروہ کو جس کو ہم نے زمیندار کے نام سے موسوم کیا ہی ایک عجیب اختیار محصولات کی تحصیل کا حاصل تھا اور تین قسم کے محصول تھے جو وہ تحصیل کرتے تھے اول — محصول راہ — دوم — محصول آمد و رفت مال سوم — محصول میہ بھر *

قدیم زمانہ میں رستہ چلنے کی سڑکیں نا پیدا تھیں کسی کسی بادشاہ نے کوئی عام سڑک نال بنوائی تھی مگر ملک میں اندرونی سفر کے لیئے کوئی سڑک نہ تھی صرف پگڈنڈی اور گاڑی کی لیکھ رستہ چلنے کے لیئے تھی اور یہ لیکھ ایک گانوں سے دوسرے گانوں اور دوسرے گانوں سے تیسرے گانوں کو اور علیٰ هذا القیاس جاتی تھی چنانچہ ہندوستانی عملداریوں میں اب بھی اس قسم کے نمونے موجود ہیں اس راہ کا کھلا رکھنا زمینداروں کے ذمہ تھا اور اس لیئے جو مسافر اُن کے گانوں میں ہو کر گذرتا تھا اُس سے رستہ چلنے کا محصول لیتے تھے یہ محصول ہاتھ ہلائی یا خاک اُڑائی کے نام سے مشہور تھا یعنی پیادہ آدمی سے کہتے تھے کہ تم ہمارے گانوں میں ہاتھ ہلاتے ہوئے چلے ہو اُس کا محصول دو اور جو شخص سواری پر جاتا تھا اُس سے کہتے تھے کہ ہمارے گانوں کی جو خاک اُڑائی اُس کا محصول دو مسافر کو ایک منزل طے کرنے میں متعدد جگہ محصول دینا پڑتا تھا ہاں غریب محتاج فقہروں پر یہ محصول چھوڑ دیتے تھے *

سڑک نہونے سے اکثر مسافر رستہ بھول جاتے تھے اور گانوں کا انسر گانوں میں سے کسی چمار یا چوڑے کو رستہ بتانے کو ساتھ کر دیتا تھا جو اگوا کے نام سے نام زد تھا یہ خدمت غریب رهنے والے گانوں کے بطور پیگار کے کیا کرتے تھے اور اُن لوگوں نے اُس میں باریاں باندھ رکھی تھیں اُسی باری کے مطابق اُس خدمت کو انجام دیتے تھے مگر مسافر بطور

انعام کے پیسے دو پیسے اُن کو دیدیتے تھے یہہ اگوا مسافروں کو اپنے گانوں کی سرحد سے دوسرے گانوں تک پہنچا دیتا تھا اور اگر ضرورت ہوتی تو اُس گانوں سے بھر اگوا مل جاتا تھا *

عامل یا اور کوئی ذی رعب شخص یا سپاہی فوج کا یا کوئی چودھری گانوں کا سفر کرتا تھا تو اُس کا اسباب لیجانے کو گانوں سے بیگار نکالی جاتی تھی اور جتنے آدمی درکار ہوتے تھے حاضر کیئے جاتے تھے اور اُن کا اسباب اپنے گانوں سے ڈھو کر دوسرے گانوں تک پہنچا دیتے تھے اور اُس گانوں سے اور بیگاری اُن کو مل جاتے تھے اکثر ہندوستانی عملداریوں میں طریقہ بیگار کا اب تک جاری ہی سرکار انگریزی کی عملداری میں بھی بوسوں تک یہہ ظالمانہ طریقہ جاری رہا مگر گورنمنٹ انگریزی نے اُس کے موقوف کرنے میں نہایت کوشش کی اور اب غالباً یہہ طریقہ انگریزی عملداری میں عموماً موقوف ہو گیا ہی گو کبھی کبھی ظالم عامل یا جابر حاکم بعض اوقات بطور بیگار کے گانوں کے غریب آدمیوں سے اب بھی کام لے لیتے ہوں *

مال کی آمدرفت پر ہر گانوں میں کچھ محصول لیا جاتا تھا جو راہ داری کا محصول کہلاتا تھا اس محصول کے لیئے کوئی تعداد یا اندازہ مقرر نہیں تھا مگر ہر ایک بیوپاری کو جس کا مال کسی گانوں میں ہو کر گذرتا تھا کچھ نہ کچھ بطور محصول کے دینا پڑتا تھا اور جو کہ ہر جگہ یہہ محصول لیا جاتا تھا اس لیئے ہر ایک مقام پر نہایت قلیل محصول دینا ہوتا تھا

میر بکر کا محصول عام نہ تھا بلکہ جس گانوں کی سرحد میں کوئی چھوٹا سا نالہ یا ندی واقع ہوتی تھی جس میں کوئی کشتی یا گھر ناٹے مسافروں کے پار اوتارنے کے لیئے رکھنے کی ضرورت ہوتی تھی اُن دیہات میں مسافروں سے میر بکری کا محصول لیا جاتا تھا یہہ محصول درحقیقت کچھ نا واجب نہ تھا اور اب بھی گورنمنٹ انگریزی کی عملداری میں بھی جہاں سرکاری انتظام میر بکری کا نہیں ہی وہاں زمیندار آئند و روند سے یہہ محصول لیتے ہیں مگر قریباً کل ایسے مقامات پر گورنمنٹ انگریزی نے خود میر بکری کا اپنے عامل

اور حکام کی نگرانی میں انتظام کیا ہی اور خود یہہ محصول وصول کرتی ہی صرف حال کے زمانہ میں اور اگلے زمانے میں یہہ فرق ہو گیا ہی کہ جو محصول زمیندار تحصیل کرتے تھے وہ ایک اپنی آمدنی اور اپنا ذاتی فائدہ سمجھتے تھے اور مسافروں کی آسائش اور گھاتوں اور کشتیوں کی درستی پر کچھ توجہ نہ کرتے تھے برخلاف اس کے گورنمنٹ انگریزی اس تمام محصول کو لوگوں کے فائدے کے لیئے گھاتوں اور پلوں اور کشتیوں کی درستی میں صرف کرتی ہی اور جو روپیہ بچتا ہی وہ خود نہیں لیتی بلکہ متعدد اضلاع میں سڑکوں اور شارع عام کی درستی کے لیئے بطور حصہ رسدی تقسیم کردیتی ہی *

نظام آبادی دیہہ

اُس جاہل گروہ نے جس نے کہ ابتداءً اُس زمین پر قبضہ کیا تھا جو گانوں کی حدود کے اندر داخل ہی نہایت عمدہ اصول پر اُس کی آبادی کا انتظام کیا تھا اور عمدہ سے عمدہ جو اصول کفایت شعاری کے ہو سکتے ہیں وہ کام میں لائی تھی مگر غریب لوگ ظلم اُٹھائے سے نہیں بچتے تھے اور وہ بھی اُن ظالموں کی برداشت کرنے کے ایسے عادی ہو گئے تھے جیسے جنوبی امریکہ کے غلام اور اُسی میں خوش تھے حقیقت میں وہ باشندے گانوں کے جو رعیت کہلاتے تھے گروہ زمینداروں کے غلاموں کے مانند تھے اُن کی جان و مال و معدنت پر گروہ زمینداروں کا پورا پورا اختیار تھا صرف اتنا فرق تھا کہ جو گروہ رعیت کا کسی قدر ذی وقعت اور ذی جاہت تھا اُس پر غلامی کی حالت کمتر طاری تھی اور اُس گروہ پر جو کمینہ قوم کی کہلاتی تھی پوری پوری حالت غلامی کی دھتی تھی *

گانوں کے آباد کرنے کے لیئے متعدد اشخاص اور متعدد گروہوں کے گانوں میں بسانے اور بعض مشترکہ کام انجام دینے کی ضرورت پڑتی تھی اور غالباً وہ متعدد اشخاص اور متعدد گروہ اور مشترکہ کام یہہ ہوتے تھے ازل — رسومات مذہبی ادا کروانے والے اشخاص دوم — تاریخدان

واقعات اور سلسلہ انساب کے محفوظ رکھنے والے اشخاص جو واسطے محفوظ رکھنے حصہ داری اور وراثت کے ایک ضروری امر تھا سوم — گروہ کاشتکاروں کا جن کی ضرورت رقبہ گانوں کے کاشت کرنے کے لیئے تھی کیونکہ ممکن نہ تھا کہ صرف وہی لوگ جنہوں نے ابتداءً گانوں کے رقبہ پر قبضہ کیا تھا اُس سب میں زراعت کرسکتے چہارم — اہل حرفہ پنجم — مزدوری پیشہ ششم — مہاجن و بقال ہفتم — ارباب نشاط ہشتم — محاسب *

مشترکہ کام جو گانوں کی آبادی کے لیئے ضروری تھے وہ غالباً تین قسم کے تھے — ایک ایسے مکان کا ہونا جو بطور تین ہل کے سب کی ملکیت مشترکہ ہو دوم — گانوں میں آب پاشی کے ذریعہ مہیا کیئے جانے سوم — گانوں کی سرسبزی اور گانوں کے رہنے والوں کے فائدے کے لیئے میوے کے باغات لگانے ان سب چیزوں کو اُس جاہل گروہ زمینداروں نے نہایت عمدگی و ترتیب سے مہیا کیا تھا جس کی تفصیل آگے بیان کی جاتی ہی *

رسوم مذہبی ادا کرانے والے اشخاص

اکثر ہر برے گانوں میں پوجا کرنے کے لیئے ایک یا ایک سے زائد مندر ہوتا تھا یہ مندر گانوں کے رہنے والوں کی مشترکہ امداد سے بنایا جاتا تھا اور اُس کے لیئے کوئی برہمن بطور پوجاری کے مقرر ہوتا تھا اُس برہمن کو بعوض پوجا پات کرانے کے مشترکہ اراضی میں سے کچھ زمین کاشت کے لیئے دی جاتی تھی اور وہ زمین محصول یا اور کسی قسم کے لگان سے معاف رہتی تھی *

یہ برہمن اکثر چاندل ہوتا تھا اور بچہ دیوتا پر پانی چڑھانے یا بھوگ لگانے کے اور کچھ نہیں جانتا تھا مگر گانوں میں ایسے پنڈت کی بھی ضرورت ہوتی تھی جو جوتش جانتا ہو اور سعد اور نحس اوقات کو بتا سکتا ہو شادی بیاہ کے لیئے لگن نکال سکتا ہو مرنے کی رسومات کو ادا کرا سکتا ہو اس لیئے ایک اور پنڈت جو ان کاموں کے لایق ہوتا تھا گانوں میں مقرر کیا جاتا تھا اور وہ ان سب کاموں کو انجام دیتا تھا اور

اُس کو بعوض اس خدمت کے فصل کی طیاری پر ہر ایک کہلیان میں سے کچھ غلہ ملتا تھا اور بیابا شادی میں بھی کچھ دیا جاتا تھا یہہ عالم بذت کسی ایک گانوں میں رہتا تھا اور اُس پاس کے متعدد گانوں اُس کے متعلق ہوتے تھے اور اُسی کی برت اُن سب گانوں میں بطور ایک حق کے تسلیم کی جاتی تھی اور اُن دیہات میں سوائے اُس پندت کے اور کسی پندت کو ان کاموں کے انجام دینے کا استحقاق نہوتا تھا — یہہ قدیم انتظام مذہبی رسومات ادا کرنے کا اب تک تمام ہندوستان کے گانوں میں نہایت استحکام کے ساتھ قائم و بحال ہی *

تاریخانہ واقعات اور سلسلہ انساب کے محفوظ

رکھنے والے اشخاص

تاریخانہ واقعات کے یاد رکھنے والے جدا گانہ اشخاص ہوتے تھے جو بھات کہلاتے تھے یہہ بھات بھی کسی ایک گانوں میں سکونت رکھتے تھے اور اُس پاس کے متعدد گانوں اُن کے متعلق ہوتے تھے اور وہ سب گانوں انہیں کی برت کے گانوں کہلاتے تھے ان بھاتوں کے پاس بڑیاں ہوتی تھیں اور وہ ہر ایک گانوں کے گروہ زمینداران کا نسب نامہ اُس میں لکھتے تھے اور جو لڑکا پیدا ہوتا تھا اُس کا نام اُس میں بڑھا دیتے تھے اور جو مرتا تھا اُس کی تاریخ وفات لکھ لیتے تھے اور بعض بڑے بڑے واقعات کی یادداشت بھی اُس میں ہوتی تھی مجھکو متعدد دیہات کے بھاتوں کی بھیاں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہی اور اُس میں بد سلیقگی اور جاہلانہ طور پر پرانے واقعات کا پتہ لکھا ہوا پایا ہی *

ان بھاتوں کو ہر فصل میں ہر ایک کہلیان سے کچھ غلہ ملتا تھا اور جب لڑکا پیدا ہوتا تھا اور بیابا شادی میں سیدھا ملا کرتا تھا شادی بیابا میں اور فصل کے طیار ہونے پر یہہ بھات گانوں میں اپنا معمول لینے کو آتے تھے اور افسر گانوں کے سامنے کبت بڑھتے تھے اور اُن کا نسب نامہ بیان کرتے تھے اور اُن کے بزرگوں نے جو بڑے کام کیئے تھے اُس کو بطور تعریف کے بیان کرتے تھے اُن کا یہہ بیان کرکا کہلاتا تھا جو شخص اُن کا حق نہ دیتا تھا اُس کا گدا بنا کر ایک لنبی بانس

میں لٹکاتے تھے اور دیہہ بدیہہ اُسکو فضیحت کرتے بھرتے تھے اس زمانہ میں ان بھائیوں کا انتظام مستحکم نہیں رہا ہی بہت کم ایسے گائوں ہونگے جہاں بھائیوں کا انتظام قائم ہو سنا جاتا ہی کہ بعض ہندوستانی عملداریوں میں اب بھی بھائیوں کا انتظام اکثر جگہہ قائم ہی *

گروہ کاشتکاران

اُن لوگوں نے جنہوں نے ابتداءً اُس رقبہ پر قبضہ کیا تھا جو موضع کی حدود کے اندر واقع ہی اُن کو سب سے بڑی ضرورت ایک ایسے معاون گروہ کے پیدا کرنے کی تھی جو اراضی کی کاشت میں اُن کو مدد دے اسی ضرورت نے گروہ کاشتکاران کو ہر ایک موضع میں پیدا کیا تھا قابضان اول ایسے لوگوں کو گائوں میں لاکر آباد کرتے تھے جو زمین کو کاشت کریں اور پیداوار زمین میں سے کوئی معین مقدار بمعاضہ اپنی محنت کے وہ لوگ لیں اور کوئی معین مقدار قابضان اول کو دیں جس میں سے قابضان اول مالکذاری سرکار ادا کریں اور جو بچے اُس سے خود منتفع ہوں *

کچھ شہہ نہیں ہی کہ ابتداء میں عموماً کاشتکاروں سے ازروے بتائی یا بھاولی کے جنس پیداوار زمین میں سے ایک حصہ معین لیا جاتا تھا مگر جب غلہ پیداوار زمین کا کہلیان میں جمع ہوتا تھا تو زمیندار کو اُس کی حفاظت کرنی پڑتی تھی ان مشکلات کے رفع کرنے کو بعض دیہات میں کنکوت کا رواج ہو گیا تھا یعنی جب غلہ طیار ہوتا تھا تو کچھ لوگ زمیندار کی طرف سے اور کچھ لوگ کاشتکار کی طرف سے کھیت پر جمع ہوتے تھے اور کھترے کھیت میں اناج کا اور بھوسہ کا تخمینہ کر لیتے تھے اور اُس تخمینہ پر جو مقدار غلہ اور بھوسہ کی زمیندار کے حصہ کی ہوتی تھی بعد درو ہونے غلہ کے کاشتکار سے لے لیتے تھے خواہ بعد درو ہونے کے غلہ اُس تخمینہ سے زیادہ نکلے یا کم — کنکوت کرنے والے لوگ جنکو کھترے کھیت کے غلہ کے تخمینہ کرنے میں نہایت مہارت ہوتی تھی گائوں اور پرگنہ میں مشہور ہوتے تھے اور کئی کھلاتے

تھے اور اکثر وہی لوگ کھڑے کھیت کا تخمینہ کرنے کو بلائے جاتے تھے بعض دیہات ایسے بھی تھے جہاں کے زمیندار بعوض حصہ پیداوار کھیت کے نقد روپیہ ادا کرتے تھے عملداری انگریزی میں اکثر دیہات ایسے ہیں جن میں ہر وقت بندوبست کے شرح نقدی مقرر ہوگئی ہی اور ایسے بھی ہیں جہاں اب تک بٹائی یا بھاولی کا رواج جاری ہی *

جو وجہ کہ کاشتکاروں کی ضرورت کی بیان ہوئی اُس سے پایا جاتا ہی کہ نسبت قبضہ اُس اراضی کے جو اُن کی کاشت میں ہی اور نسبت اداے حصہ پیداوار یا اداے زر نقد کے کاشتکاروں کے مختلف حقوق ہونگے بہت سے کاشتکار ایسے نکلیں گے جن کے مورثوں نے ناقص یا اُتادہ زمین میں کاشت شروع کی ہوگی اور اپنی سالہا سال کی محنت سے اور بعضی دفعہ اپنا روپیہ خرچ کر کے اُس زمین کو قابل عمدہ پیداوار کے کیا ہوگا اور ضرور ہی کہ ایسے کاشتکاروں کو اُس زمین کو اپنے قبضہ کاشت میں رکھنے اور اُسکی پیداوار میں سے ایک تھوڑا حصہ مثلاً چوتھائی یا تہائی یا ایک خفیف لگان زمیندار کو دینے کا حق ہو اور بہت سے ایسے کاشتکار بھی نکلیں گے جو ایک مدت دراز سے پشت در پشت زمین کو کاشت کرتے چلے آتے ہیں اور پیداوار زمین میں سے حصہ معین یا لگان معین جو باحفاظ حیثیت اراضی کے بھی واجب ہی نہ کم ہی نہ زیادہ ادا کرتے آتے ہیں اور بلاشبہ اُن کا حق بہ نسبت اول قسم کے کاشتکاروں کے کسی قدر کم ہوگا لیکن اُن کے اس حق میں کہ اداے حصہ پیداوار معین یا لگان واجب اپنی اراضی کاشت پر قابض رہیں کسی کو کچھہ کلام نہیں ہو سکتا اور بہت سے ایسے کاشتکار بھی نکلیں گے کہ جو صرف چند سال سے باجائز و رضامندی زمینداران اراضی کو کاشت کرتے ہوں اور ہر سال بموجب اُس معاہدہ کے جو سال بسال یا چند سال کے لیئے زمیندار سے تہرا ہو حصہ پیداوار اراضی یا زر نقد ادا کرتے ہوں اور آئندہ اُن کا کاشتکار رکھنا یا نہ رکھنا زمیندار کی مرضی پر منحصر ہو اور ضرور ہی کہ ایسے کاشتکاروں کو بلا مرضی زمیندار اراضی کے کاشت کرنے کا یا اراضی کاشتکاری کو قبضہ میں رکھنے کا کوئی حق حاصل نہ ہو *

کاشتکاروں کی مذکورہ حالت ایک لازمی حالت ہی اور کوئی ملک اور کوئی گائوں ایسا نہیں نکلمے کا کہ جہاں گروہ کاشتکاران کی حالت مذکورہ جو اُن کے حقوق کی بناء ہی موجود نہ، انہیں حالات اور رواج کی بناء پر اقسام کاشتکاران جو موروثی اور غیر موروثی اور مستحق قبضہ اور غیر مستحق قبضہ کے نام سے نامزد ہیں نکلے ہیں کوئی ملک ایسا نہیں ہی جہاں یہ کہہ سکے کہ فی الحقیقت اُس میں حقوق کاشتکاران موجود نہیں ہیں یا کبھی موجود نہ تھے ہاں اس میں کچھ شک نہیں کہ ہندوستانی عملداریوں میں جیسی کہ اوپر کی عملداری تھی رعایا کے حقوق کی حفاظت کا کوئی ذریعہ موجود نہ تھا اور تمام کاشتکار زمینداروں کے یا عاملوں اور چکلہ داروں کے غلام تھے اور جو کچھ ظلم اور زیادتی زمیندار اور عامل اور چکلہ دار اُن پر کرتے تھے اُس کا کوئی فریاد نہ تھا اور کاشتکاروں کی جان و مال اور اُن کے حقوق ظالم زمینداروں اور عاملوں اور چکلہ داروں کے ہاتھ میں تھے اور وہ جس کاشتکار کی چاہتے تھے حق تلفی کر دیتے تھے اور اُس کی موروثی کاشت کر جس پر وہ قبضہ رکھنے کا مستحق تھا چھین لیتے تھے اور اُس کے کھیت کی تمام پیداوار کو لوٹ لیتے تھے مگر یہ ایک ظالمانہ حرکتیں تھیں ان ظالموں کے واقع ہونے سے اُن اصلی حقوق کا جو اُن کے تھے بطلان لازم نہیں آتا *

ان حالات کے بیان کرنے سے ظاہر ہوا ہوگا کہ سرکار اور کاشتکار کے درمیان ایک تیسرا شخص یعنی زمیندار واسطہ تھا مگر جن ملکوں میں رعیت واری بندوبست ہی جیسے کہ بمبئی اور مدراس اور سرکار عالی اصفیہ کی مملکت برآز اور اورنگ آباد اُن میں سرکار اور کاشتکاروں میں زمینداروں کا واسطہ نہیں رہا ہی شیر شاہ اور مغلیہ سلطنت میں جو انتظام مالگذاری کا ہوا تھا وہ بھی اسی طرف مایل تھا کہ سرکار اور کاشتکار میں کوئی واسطہ نہ رہے مگر ہم کو نہایت شبہ ہی کہ درحقیقت ایسا ہوا بھی تھا اور حقیقت زمینداری یا حقوق زمینداران اور اختیار اور اقتدار زمینداران معدوم ہو گئے تھے اکثر دیہات بندوبست رعیت واری ایسے پائے جاتے ہیں جہاں ایک گروہ ایسا موجود ہی جو تمام اقتدار

اور اختیار اُسی قسم کے رکھتا ہی جیسے کہ دیہات بندوبست زمینداروں میں وہ گروہ رکھتا ہی جو زمینداران کے نام سے موسوم ہی صرف اتنا فرق ہی کہ دیہات بندوبست رعیت داری میں اُن کا نام تبدیل ہو گیا ہی زمیندار کے نام سے موسم نہیں ہیں ہندوستان میں پُرانی دستاویزیں اس بات کی شاہد موجود ہیں کہ گو مغلیہ سلطنت میں سرکار اور کاشتکار میں واسطہ نہ رکھنے کی کوشش کی گئی ہو مگر حقوق زمینداران کبھی معدوم نہیں ہوئے ہم اس بحث کو کسی رسالہ میں بالاستیعاب بیان کریں گے *

گروہ اہل حرفہ

گاؤں کی آبادی کے لیئے اہل حرفہ کے گروہ کا علی التخصوص اُن لوگوں کا جو لوہاری اور نجاری اور چمڑے کا کام کرتے ہیں موجوں ہونا نہایت ضروری تھا گو ہندوستان کے زمینداروں اور کاشتکاروں کے پاس آلات کشاورزی نہایت سادے ہیں لیکن اُن کے لیئے بھی ہمیشہ لوہار اور برہمنی اور چمڑے کے کام کرنے والوں کی ضرورت پڑتی ہی اور اسی سبب سے اُن کے آباد کرنے کی ضرورت پڑتی *

اگر اُن کو ہر کام کی اجرت دیجاتی تو خرچ کثیر پڑ جاتا جسکے ادا کے متحمل زمیندار اور کاشتکار نہ ہو سکتے پس انہوں نے نہایت کفایت شعاری کے اصول پر انتظام کیا اہل حرفہ کو آبادی دیہہ میں رہنے اور مکان بنانے کے لیئے زمین دی بعض دیہات میں ہر کھلیان میں سے معین مقدار کا غلہ اُن کو دینا قرار پایا بعض دیہات میں اراضی مشترکہ میں سے کسیقدر زمین اُن کو کاشت کرنے کو دی اور بعض دیہات میں دونوں قسم کے حق اُن کو دیئے گئے وہ لوگ گاؤں میں آباد ہوئے اور اپنی منفعت کے لیئے اپنے پیشہ کا کام وہاں جاری کیا اور بمعاضہ اُس رعایت کے جو اُن کے ساتھ کی گئی معمولی آلات کشاورزی کی مرمت اور درستی اُن کے ذمہ قرار پائی — چھوٹے چھوٹے دیہات میں جہاں آبادی کم تھی اور اس قسم کے اہل حرفہ وہاں آباد نہیں ہو سکتے تھے انہوں نے قرب و جوار کے دیہات کلاں کے اہل حرفہ سے اسی اصول پر انتظام کر لیا تھا یہہ انتظام اب تک بدستور جاری و قایم ہی *

علاوہ اس قسم کے اہل حرفہ کے جو زراعت کے لیئے مفید ہیں اور بہت قسم کے اہل حرفہ مثلاً کولی جولاہے کمل بُننے والے گدڑئی اور کھار اس خیال سے کہ اُن کے پیشہ کاکام گانوں میں نہایت کفایت سے چلتا ہی اور وہ خود بھی نہایت کفایت سے گانوں میں اپنی اوقات بسر کر سکتے ہیں گانوں میں آباد ہو گئے تھے زمینداروں نے بعض دیہات میں اُن لوگوں کو صرف بنظر رونق اور آبادی گانوں کے آباد کر لیا تھا اور بعض زمینداروں نے اُن کے آباد ہونے کے معاوضہ میں ہر گھر پچھہ کچھہ لینا مقرر کیا تھا جو گھر نیواری اور محترفہ کی آمدنی کے نام سے نامزد ہی *

گروہ مزدوری، پیشہ

ریزل قوم میں بھی جیسے چمار و چوڑے جن کی اصل گذران مزدوری پر ہی گانوں میں آباد ہو گئی تھیں اصل وجہ اُن کی آبادی کی یہی تھی کہ گانوں میں نہایت کفایت سے اُن کی گذران ہو سکتی تھی مگر اُن کے ذمہ بہت سے کام خدمت زمینداروں کے اور کھیت کبار کے متعلق تھے کھیتوں کے فلانے میں جس کے عوض میں اُن کو ارزاں قیمت کا غلہ دیا جاتا تھا اُن سے بڑی مدد پہونچتی تھی تمام بیگار کے کام اُن سے لیئے جاتے تھے اگرچہ فصل پر کھلیانوں میں سے لپ بھر کر تھوڑا تھوڑا غلہ بھی اُن کو دیا جاتا تھا مگر بمقابلہ اُس کار و خدمت کے جو زمیندار اُن سے لیتے تھے اُس کی کچھہ حقیقت نہیں تھی سرکار انگریزی کی عملداری میں جبریہ رسم بیگار کی قریباً قریباً بالکل معدوم ہو گئی ہی *

دیہات میں چماروں کو ایک اور ذریعہ آمدنی کا تھا اور وہ یہہ تھا کہ ہر گانوں کے چماروں نے اپنی برت کی حدود معین کی تھی اُن حدود کے اندر جو مویشی مرتے تھے اُس کو اُٹھا لیجاتے تھے اور اُس کے چمڑے کو درست کر کے بیچ لیتے تھے اور سال بھر میں ایک تعداد کھالوں کی اُس زمیندار کو دیتے تھے جہاں آباد تھے ان رسم و رواجوں میں سے اب تک بہت سے رسم و رواج جاری ہیں *

مہاجن اور بقال

زمینداروں کی ضرورت اور کاشتکاروں کی حاجت برابری کے لیئے بنیوں اور مہاجنوں کا گائوں میں ہونا نہایت ضروریات سے ہی جہاں تک ہوسکا ہی زمینداروں نے اُن کے آباد کرنے میں کوشش کی ہی زمیندار لوگ اِس فرقے کے ساتھ بہت خاطر داری اور تواضع سے پیش آتے ہیں اور یہہ ایک معزز فرقہ باشندگان دیہہ کا گنا جاتا ہی غلہ پیداوار گائوں کو یہہ لوگ خود بھی خریدتے ہیں اور دوسروں کے ہاتھ بکواتے بھی ہیں زمینداروں کو اور کاشتکاروں کو بروقت ضرورت روپیہ قرض بھی دیتے ہیں اور کاشت کے زمانہ میں بیج کے لیئے اور جب کھیت زراعت سے خالی ہوتے ہیں تو کھانے کے لیئے غلہ دیتے ہیں نہایت سخت سود اپنے قرضہ پر وصول کرتے ہیں اور جو غلہ دیتے ہیں فصل پر کم سے کم اُس سے سوایا لے لیتے ہیں اگر ایک فصل پر غلہ ادا نہوا تو رقم سوائے اصل میں شامل کرے دوسری فصل پر اُس سوائے پر سوائے لیتے ہیں سود کو بھی ہر فصل پر اصل میں ملا لیتے ہیں اور اُس مجموعہ اصل و سود پر سود لیتے ہیں *

اگلی عملداریوں میں مہاجن زمینداروں کے قوی گروہ کو ضرر اپنا حامی و مددگار بنا لیتے تھے اور اُنہیں کی قوت اور زور اور اختیار اور اقتدار کے ذریعہ سے اپنا روپیہ اور سود وصول کرتے تھے یہہ ایسا ذریعہ تھا جو گائوں میں نہایت اقتدار اور قوت رکھتا تھا اور زیر دست رعایا بخوشی یا ناخوشی اُن تمام جبروں کو سہتی تھی جو اُن پر اِس روپیہ کے وصول کرنے میں گذرتی تھی ایک مشہور رسم روپیہ وصول کرنے کے دھونا دینا تھا دھونا دینے کی یہہ رسم تھی کہ مہاجن مقروض کے دروازہ پر اپنے آدمی بٹھا دیتا تھا اور مقروض کے گھر میں پانی داغا جانا بند کر دیتا تھا عورتوں کو رفع ضروریات کے لیئے باہر نکالنے نہیں دیتا تھا اور اُوں طرح طرح کی تکلیفیں اُن کو پہنچاتا تھا مگر اب سرکار انگریزی کی عملداری میں رسم دھونا دینے کی بالکل

موقوف ہوگئی ہی بلکہ دھونا دینا ایک جرم فوج داری کا قرار پایا ہی *

مہاجن اور بقال دیہات میں ایسے مسلط تھے کہ غریب کاشتکاروں کی محنت اور اُن کے کھیت کی پیداوار در حقیقت مہاجنوں اور بقالوں کے گھر میں جاتی تھی کاشتکار نہایت محنت سے زمین چرتے تھے اور اُس میں کاشت کرتے تھے اور اُس کی پیداوار کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے مگر سب غلہ زمیندار و مہاجن اُٹھا لیجاتے تھے اِس زمانہ میں زمینداروں کا تو وہ زور نہیں رہا مگر مہاجنوں اور بقالوں کا ویسا ہی قابو ہی تمام پیداوار و محنت کاشتکاروں کی مہاجنوں کے گھر جاتی ہی اور کاشتکار کھانے کے غلہ کے لیئے بھی مہاجنوں اور بقالوں کے محتاج رہتے ہیں مہاجن ہی بیج کے لیئے اور کھانے کے لیئے غلہ دیتے ہیں اور اِس سبب سے کاشتکار اُن سے بہت دے ہوئے ہیں جو غلہ مہاجن کاشتکاروں کو دیتے ہیں کم سے کم سوایا فصل پر اُن سے لیتے ہیں جو روپیہ نقد اُن کو دیتے ہیں اُن کا نہایت گران سود اُن سے لیتے ہیں اور پھر سود دز سود اضافہ کرتے جاتے ہیں یہہ نویت پہنچ گئی ہی کہ جس کاشتکار نے ایک دفعہ تھوڑا سا روپیہ بھی کسی مہاجن سے قرض لے لیا پھر تمام عمر اُس کے پنچے سے نہیں چھوٹتا *

ارباب نشاط

جس طرح اور سب باتوں کا انتظام دیہات • میں تھا اُسی طرح ارباب نشاط کا بھی انتظام تھا ہندوستان میں عورتوں کا ایک فرقہ ہی جس کو بعضہ نَنّی اور بعضہ کنجریاں اور کبوتریاں کہتے ہیں یہہ عورتیں ناچتی گاتی ہیں اور اُن کے ساتھ ڈھول بجانے والے اور نچانے والے اُنہیں کے رشتہ دار مرد ہوتے ہیں جس گائوں میں شادی بیاہ ہوتا تھا یہہ نَنّیاں وہاں جا کر ناچتی و گاتی تھیں اور فصل کے طیار ہونے پر بھی گائوں میں ناچنے کو جاتی تھیں اور کچھ غلہ اور سیدھا اُن کو ملا کرتا تھا اُن کے گنوار گیت اور اُن کا بیدول فاج اور اُن کے ڈھول کی مہرب آواز اُن گنواروں کے خرش کرنے کے

لیئے کافی تہی عمدہ صفت جو ان عورتوں کے فرقے میں تھی وہ یہہ تھی کہ وہ بدکار نہیں تھیں اور کسب کرنا اُن کے پیشہ میں داخل نہیں تھا وہ شوہر والی اور گھر بار والی ہوتی تھیں صرف گاڑا اور ناچنا بطور پیشہ کے اُنہوں نے اختیار کیا تھا اور گو وہ نہایت ذلیل اور کمینہ قوم کی تھیں مگر اُس صفت سے جو ابھی بیان کی گئی نہایت عورت اور قدر کے لائق تھیں یہہ فرقہ اب بھی ہندوستان میں موجود اور اپنے قدیم پیشہ میں مصروف ہی *

چوپال

گانڈوں میں مشترکہ محنت اور مشترکہ مال سے اور مناسب مقام پر جو اکثر وسط آبائی میں ہوتا تھا ایک مکان بنایا جاتا تھا جس کو چوپال کہتے ہیں یہہ مکان بڑے بڑے مہذب شہروں کے تون ہال کے مشابہ ہی اس مکان میں گانڈوں کے معزز لوگ نشست برخاست کرتے تھے اور کسی پنچایت کے لیئے جمع ہوتے تھے جو کوئی مسافر اُن کے گانڈوں میں آجاتا تھا یا کوئی عامل یا کوئی سرکاری اہلکار آتا تھا چوپال میں ٹھہرتا تھا — مسافر فوازی کا نہایت عمدہ طریقہ دیہات میں جاری تھا افسر گانڈوں سرمایہ مشترکہ میں سے اُس کو کھانا دیتا تھا گانڈوں کی کمین قوم اُس کی خدمت کرتی تھی گھوڑے کے لیئے گھاس لادیتی تھی کھار کے گھر سے برتن آتے تھے اور مسافر نہایت آرام سے شب بسر کر کے آگے روانہ ہوتا تھا یہہ سب چیزیں مفت مسافر کو ملتی تھیں اور گانڈوں والے ہر طرح سے اُس کی خاطر کرتے تھے *

آپیشی کے ذریعے

سب سے عمدہ اور سب سے مقدم گانڈوں کی آبائی کے لیئے جو چیز مطلوب تھی وہ آپیشی کے ذریعے تھے جو گانڈوں ایسے تھے جہاں بجز کڈوؤں کے اور کوئی ذریعہ آپیشی کا نہیں تھا وہاں زمینداروں نے بمقدور اپنے مشترک کڈوئیں آپیشی کے لیئے مناسب مناسب مقامات پر بنائے دیہات کی میسر کرو تو معلوم ہوگا کہ دیہات میں ایسے قدیم زمانہ کے کڈوئیں زراعت کی آپیشی کے لیئے بنے ہوئے ہیں جن کے

بننے کی تاریخ خود گائوں کے رہنے والوں کو بھی یاد نہیں رہی ان کنوؤں کی تعداد زمینداروں کے مقدور کی مناسبت سے ہوتی ہی لیکن جب خوب تفتیش کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ مشترک کنوئیں انہیں لوگوں نے یا اُن کی اولاد نے بنائے تھے جنہوں نے ابتداءً اُس قطع زمین پر قبضہ کیا تھا جو موضع کی حدود کے اندر واقع ہی — جہاں زمینیں تقسیم ہو گئی تھیں وہاں خاص خاص کنوئیں بھی بنے تھے جو اُن اراضیوں کے ابضین نے بنائے تھے *

جن دیہات میں کنوئیں نہیں بن سکتے تھے اور کوئی خزانہ پانی جمع کرنے کا بھی میسر نہیں آتا تھا وہاں زمینداروں نے منفرد تالاب اور تلیاں اور چوہڑ کھود لیئے تھے جن میں برسات کا پانی جمع ہو جاتا تھا اور مویشی کے پانی پینے اور بعض اوقات زراعت میں پانی دینے کے کام میں آتا تھا — جو زمینیں یا دیہات نشیب میں واقع تھے جہاں بلند مقاموں سے بکثرت پانی آتا تھا وہاں متعدد دیہات میں پانی جمع رکھنے کے لیئے متعدد تالاب مسلسل بنائے جاتے تھے اور ایک تالاب سے دوسرے تالاب میں اور اسی سلسلہ سے پانی پہونچایا جاتا تھا اور پھر ہر ایک گائوں کے لوگ اپنی زراعت میں پانی لیجانے کے لیئے بڑھے بنا لیتے تھے اور موافق اُس رسم و رواج کے جو بلحاظ محنت یا وسعت اراضی یا مقدار حقیقت کے قرار پایا تھا ہر ایک شریک اُس میں سے آبپاشی کرتا تھا *

بعضی ایسے ملک بھی ہیں جیسے کہ سوگڑ عالی کا ملک تلنگانہ ہی جن میں آبپاشی کے تالابوں کُنتوں باوریوں کا نہایت عظیم الشان سلسلہ بنا ہوا پایا جاتا ہی جو کروڑوں روپیہ کے خرچ اور لاگت سے طیار ہوا ہوگا اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ سلسلہ آبپاشی زمینداروں کا بنایا ہوا نہیں ہی بلکہ حکام وقت نے اپنے خزانہ کے کروڑوں روپیہ صرف کر کے ملک کی آبادی اور زراعت کی آبپاشی اور افزونی کے لیئے بنائے تھے اس قسم کے ذریعہ آبپاشی کی بابت کاشت کرنے والوں سے جو اپنی زراعت کے لیئے پانی لیتے تھے محصول لیا جاتا تھا اسی اصول پر گورنمنٹ انگریزی نے جو زراعت کی آبپاشی کے لیئے نہریں بنائی ہیں

اُن کا محصول بھی اُن لوگوں سے جن کے کھیتوں میں پانی جاتا ہی لیا جاتا ہی *

یہ بات نہیں معلوم کہ اگلے زمانے میں اس قسم کی آبپاشی کا محصول کس طرح پر معمول ہوتا تھا مگر اس زمانہ میں یہ ایک بڑا بحث طلب مسئلہ قرار پایا ہی کہ آبپاشی کا محصول کس طرح پر لیا جائے بعضوں کی یہ رائے ہی کہ زمین کا محصول جو بندوبست مالگذاری کے وقت قرار پاتا ہی جدا گانہ لیا جائے اور محصول آبپاشی کا جدا گانہ اور بعضوں کی یہ رائے ہی کہ دونوں محصولوں کو یکجا جمع کر کے زر مالگذاری قرار دیا جائے اور وصول کیا جائے پچھلی رائے پر یہ اعتراض ہوتا ہی کہ کاشتکار خواہ نخواستہ پانی لینے پر مجبور نہیں کیئے جاسکتے پس اگر دونوں محصولوں کو شامل کر کے زمین پر بڑھا دیا جاوے تو کاشتکاروں کو یا تو خواہ نخواستہ پانی لینے پر مجبور ہونا پڑیگا یا جن لوگوں نے پانی لیا ہی اور جن لوگوں نے نہیں لیا سب کو اضافہ شدہ محصول دینا پڑیگا جو انصاف کے بالکل برخلاف ہی *

جن ملکوں میں مصنوعی ذریعے آبپاشی کے ایسے بنائے گئے ہیں جن سے ہمیشہ ہر قطع زمین میں پانی پہنچنے میں کچھ شبہ نہیں ہی جیسیکہ گورنمنٹ انگریزی کی عملداری میں عظیم الشان دریاؤں میں سے علمی قاعدے پر نہیں نکالی گئی ہیں اور پانی پہنچانا بالکل اختیار میں ہو گیا ہی اُن ملکوں میں تو یہ بحث ہوسکتی ہی کہ مالگذاری اور آبپاشی کا محصول یکجا جمع کر دیا جاوے یا نہیں مگر جن ملکوں میں کہ مصنوعی ذریعے آبپاشی کے ایسے بنائے گئے ہیں جن پر کچھ اختیار نہیں ہی بلکہ سخت و اتفاق پر موقوف ہیں جیسیکہ ایسا سلسلہ آبپاشی کے تالابوں کا جہذا کالم میں لانے کے لایق ہونا بارش کے ہونے یا نہ ہونے پر موقوف ہی وہاں یہ مسئلہ کہ زمین اور آبپاشی کا محصول یکجا کیا جاوے بحث میں نہیں آسکتا بلکہ ایسے ملک میں زیادہ تر پہلا قاعدہ آبپاشی کے محصول کا مناسب معلوم ہوتا ہی زمین پر ہر وقت بندوبست اُس قدر محصول مقرر ہونا چاہیئے جو آبپاشی کے نہونے کی حالت میں وصول کے لایق

ہو اور آبپاشی کا محصول اُس سے علیحدہ ہونا چاہیئے اور جن زمینوں میں آبپاشی کی جاوے اُس کا محصول جس کی شرح پہلے سے معین کردینی چاہیئے علاوہ محصول مالگداری کے وصول کیا جاوے *

میوے کے باغات

بڑی بڑی سلطنتوں میں بادشاہ اور امرا اپنے عیش و خروشی کے لیئے عمدہ عمدہ باغ بناتے تھے اور اُن میں عیش و آرام سے بسر کرتے تھے اس جاہل گروہ نے بھی اُس میں سے کچھ حصہ لیا ہی یہہ گروہ بھی اپنے گائوں میں گائوں کی رونق اور سرسبزی کے لیئے مشترکہ باغ لگاتے تھے ہندوستان میں سب سے عمدہ میوہ آنبہ ہی اس کا درخت بھی نہایت پائدار ہوتا ہی اور سیکڑوں برس تک رہتا ہی اور جب خشک ہو جاتا ہی تو اُس کی لکڑی مکانات کی تعمیر میں اور آڑر بہت سی ضروریات میں کام آتی ہی اُس کا پھل علاوہ زیدار ہونے کے سوکھی روٹی کے ساتھ ایک نفیس نان خورش ہونے کا کام دیتا ہی صرف اُس کا پھل بھی ضرورت کے وقت غذا کے لیئے کافی ہوتا ہی اس لیئے زمیندار اکثر آنبہ ہی کے درختوں کا باغ لگاتے تھے اُسکے سایہ میں اونچی اونچی کھائیں بچھا کر گرمی کا موسم بسر کرتے تھے اور فصل کے موسم میں اُس کے پھل سے فائدہ اُٹھاتے تھے نہایت قلیل گائوں ملینگے جو ایسے باغات سے خالی ہوں *

محاسب موضع یعنی پتواری

گائوں میں تمام حساب و کتاب کا درست رکھنے والا اور ہر ایک کاشتکار کے ذمہ کی زر واجب الادا کا حساب رکھنے والا ضرور درکار تھا اس کام کے لیئے قدیم ایام سے ہر ایک موضع میں پتواری ہوتا تھا جو ہر ایک قسم کا حساب متعلق گائوں کے اپنے پاس رکھتا تھا یہہ عہدہ اگلے زمانہ میں موروثی قرار پایا تھا اور اُس کے خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ ذبالغ اولاد پتواری کی اُس کے عہدہ پر مقرر ہوتی تھی اور اُس اولاد کے بالغ ہونے تک کوئی دوسرا شخص جو اکثر اُس کے رشتہ داروں میں سے ہوتا تھا بطور سربراہی کے اُس

کام کو انجام دینا تھا پتواری کا حق مقرر تھا اور ہر کھلیان میں سے اُس کو غلہ دیا جاتا تھا اور کسیقد، زمین بہ تخفیف محصول یا بطور معافی بعض اس خدمت کے اُس کی کاشت میں ہوتی تھی یہہ عہدہ اب تک قائم ہی اور ہر گانوں میں پتواری ایک ایسا شخص ہی جس سے ہر ایک باشندہ دیہہ کو غرض ہوتی ہی گورنمنٹ انگریزی کی عملداری میں نہایت عمدہ اصول پر پتواری کے دفتر کی اصلاح کی گئی ہی اور خاص کتابیں جن میں معین نقشبجات حساب کے ہیں اُس کو دیئے گئے ہیں اور نہایت درستگی سے گانوں کا حساب اُن میں لکھا جاتا ہی پتواری کے حق کی بابت بہی بہت کچھ اصلاح کی گئی ہی اور ایسا انتظام کیا گیا ہی جس سے ایک مقدار مناسب بلا کسی اندیشہ کے پتواری کو ملا کرے تا کہ وہ اپنے عہدہ کا کام طمانیت اور دلدہی سے انجام دے *

یہہ تمام وہ انتظام ہیں جو قدیم زمانہ سے چلے آتے ہیں اور جن پر دیہات کی آبادی ہوئی ہی اور مختلف گروہ ہیں گانوں میں یک شامل آباد ہیں جو انگریزی زبان میں ویلج کم میونٹی کے نام سے موسوم ہیں *

تمام شد

لکچرز

ادب

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۹۳ ع کے

یعنی

ایکٹ متعلقہ بتوارہ محالات مالگذاری سرکار

عظمت مدار انگریزی

واقع ممالک مغربی و شمالی

یہ ایکٹ جس پر میں تمکو لکچر دیتا ہوں متعلق بتوارہ محالات مالگذار سرکار واقعہ ممالک شمال و مغرب ہی لفظ بتوارہ محالات سے تم سمجھو گے کہ صرف اسی اراضی مالگذار سرکار کا بتوارہ ہو سکتا ہی جسپر لفظ محال کا اس ایکٹ کی رو سے اطلاق ہو سکے نہ کسی دوسری اراضی کا *

روز مرہ کی بول چال میں اکثر ہماری زبان پر لفظ موضع یا گاؤں کا آتا ہی اور لفظ محال کمتر بولا جاتا ہی اور درحقیقت یہ ایک لفظ ہی جو بلحاظ انتظام وصول مالگذاری سرکار قدیم سے وضع کیا گیا ہی اور واقع میں بھی محال اور موضع کے معنی میں تفاوت ہی اور اس وقت اُس کا بیان کرنا خالی فائدہ سے نہوگا *

† موضع ایسے قطع یا قطعات اراضی کو کہتے ہیں جو علیحدہ نام سے دفتر سرکاری میں مندرج ہو اور یہ تین قسم کے ہوتے ہیں ایک موضع اصلی دوم موضع داخلی سوم موضع مرکبہ ‡ جس موضع کا

† دفعہ ۵ ہدایت نامہ بندوبست *

‡ دفعہ ۲۵ ہدایت نامہ بندوبست *

سرکاری دفتر کی فہرست میں باعتبار شمار کے کوئی ایک نمبر مقرر ہی اُس کو موضع اصلی کہتے ہیں اور † جو چھوٹے مواضع بعد اس کے اُسی موضع میں قائم ہوں جیسے نکلے یا پورے اُن کو مواضع داخلی کہتے ہیں ‡ موضع مرکبہ اُن کئی مواضع ملحقہ کا نام ہی کہ جن کا ایک شخص ایک ہی حقیقت سے مالک ہو اور اُن سب کی حد بندی اور پیمائش یکجائی ہوئی ہو اور اُس کل حلقہ کا نام مواضع مشتملہ کے نام سے مرکب ہو کر نیا موضع تہرا ہو مثلاً بندوبست سے پہلے سلیم پور ایک موضع تھا اور ماگھن دوسرا موضع اب دونوں کی ایک حلقہ میں پیمائش ہوئی اور اُس کا نام سلیم پور ماگھن رکھا گیا اور سرکاری دفتر کی فہرست میں کسی ایک نمبر پر از نام سلیم پور ماگھن مندرج ہو تو یہہ نیا موضع موضع مرکبہ کہلاویگا *

§ محال میں اور موضع میں یہہ فرق ہی کہ محال اُسی قطعہ یا قطعات زمین کو کہینگے جس کی جمع علیحدہ مشخص ہوئی ہو اور جس کے زمینداروں کی کل حقیقت جو اُس میں ہو بلکہ خود وہ محال اپنی ذات سے سرکاری مالگذاری میں مستغرق ہو اور اُسکا نمبر جدا گانہ رجسٹر مالگذاری میں مندرج ہوا ہو *

پس ممکن ہے کہ ایک موضع موضع بھی ہو اور محال بھی ہو جبکہ اُسی موضع پر مالگذاری سرکار مشخص ہوئی ہو اور یہہ بھی ممکن ہی کہ کوئی قطعہ یا قطعات اراضی محال ہو اور موضع نہو یعنی جبکہ موضع کا کوئی جز و تقسیم ہو کر اُس جزو پر جدا گانہ مالگذاری مشخص ہوئی ہو اور یہہ بھی ممکن ہی کہ کوئی قطعہ یا قطعات اراضی موضع ہو اور محال نہو یعنی جبکہ چند مواضع پر یک شامل مالگذاری سرکار مشخص ہوئی ہو *

محالات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو اُن کو ایک چھوٹی سی بادشاہت اور ایک چھوٹی سی حکومت کا نمونہ داتے ہیں اُس کی

† دفعہ ۲۵ ہدایت خاصہ بندوبست *

‡ دفعہ ۷ ایضا *

§ دفعہ ۶ ایضا *

اُس چھوٹی سی مملکت کی حدود معین اور معلوم ہوتی ہیں اُن کی حفاظت اور قیام یو ہمیشہ سعی رہتی ہی اُس میں مختلف درجوں کے لوگ آباد ہوتے ہیں وہاں کے باشندے مختلف قسم کے حقوق رکھتے ہیں ہر ایک اُس چھوٹی سی مملکت کی بھلائی اور بھلائی کے لیے کچھ نہ کچھ کام کرتا ہی یا کچھ نہ کچھ حق دیتا ہی اُن میں سے چند ایسے ہوتے ہیں جو بہ نسبت دیگر باشندگان کے حق اعلیٰ اور ایک قسم کا تفوق رکھتے ہیں جن کو ہم زمیندار کہتے ہیں پھر وہ بھی اُس میں مساوی حقوق نہیں رکھتے کوئی زیادہ حق رکھتا ہی کوئی کم اور کمی و بیشی کی مقدار ہمیشہ زیادتی و کمی مقدار حقیقت زمینداری پر ہوتی ہی وہ سب اپنی اُس چھوٹی سی مملکت کے انتظام کے لیے بموجب اپنی قدیم رسم و رواج کے کسی کو اپنا افسر بناتے ہیں جو باعتبار اختلاف اقسام حقیقت کے نمبر دار یا پدھان یا مقدم یا چودھری کہلاتا ہی اور اگرچہ اُس افسر کو اختیار انتظام دیا جاتا ہی الا دیگر حقیقت دار بھی اُس انتظام سے بیدخل نہیں رہتے جب کوئی امر پیش آتا ہی تو وہ اپنے دیوان عام میں جسکو چوبال کہتے ہیں اجلاس کرتا ہی اور تمام حقیقت دار شریک ہوتے ہیں ہر ایک کو رائے دینے کا اختیار ہوتا ہی اور اکثر وقعت اور مقدار رائے کی بقدر مقدار اُسکی حقیقت کے لحاظ کی جاتی ہی دیگر باشندگان کو بھی ایسے امور میں جو اُن کے حقوق سے متعلق ہیں اپنی رائے ظاہر کرنیکا اختیار ہوتا ہی پس یہ حالت محالات کی نہایت تعجب انگیز ہی کیونکہ بڑے بڑے عقلا نے جو نہایت غور و فکر سے عمدہ عمدہ قواعد اصول گورنمنٹ کے مقرر کیئے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ سب اُن دھقانوں میں قدیم سے رائج ہیں *

مگر یہ دھقانی عاتلانہ انتظام جیسا کہ عمدہ ہی ویسا ہی مشکل ہی کیونکہ ہر ایک موضع میں ہر وقت اور ہر حالت میں ایسا افسر ملنا جسپر سب کو اعتماد ہو اور وہ نہایت دیانت داری سے تمام حقوق لوگوں کے محفوظ رکھے اور تمام منافع محال کے بقدر ہر ایک کے حصہ کے بلا دقت ادا کرتا رہے اور نقصانات مساوی طور پر سب سے لیتا رہے ہاتھ

آنا نہایت دشوار ہوتا ہی اور اسی سبب سے باہم نا اتفاقی اور قضایا اور فساد برپا ہوتا ہی اور یہہ تذاذات صرف ایک دفعہ نہیں ہو چکتے بلکہ ہر سال بلکہ ہر فصل پر پیش آتے ہیں اور اُن کے دفع کرنے کا کوئی علاج بجز اِسکے کہ شریکان حقیقت اپنی اپنی حقیقت کو علیحدہ تقسیم کر کر خود اپنے اپنے حصہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھیں اور کسی طرح پر نہیں ہوسکتا اور یہی امر باعث ہوتا ہی جس کے سبب تقسیم محالات کی باہم شریکان کے عمل میں آتی ہی *

یہہ امر یعنی تقسیم ہونا محالات کا ایک ایسا امر ضروری ہی کہ اگر حاکم وقت کی طرف سے کوئی قاعدہ اور قانون نہ بنایا گیا ہو تو خود مالکان محال کو موافق اپنی اقتضائے طبیعت کے محالات کی تقسیم کرنی پڑتی ہی اور اسی سبب سے ہم دیکھتے ہیں کہ بہ سبب آپس کی تقسیم کے محالات مشترکہ زمینداری کئی قسم کی ہو گئی ہیں جن کا نام ہم زمینداری مطلق یا بھیجاچارہ مکمل یا بھیجاچارہ نامکمل رکھتے ہیں *

دیہات † زمینداری مطلق وہ ہیں جن میں وہی قدیمی دھقانی علاقہ قاعدہ اب تک بحال ہی یعنی جن کی کل زمین کا قبضہ اور اہتمام یک شامل ہوتا ہی اور کاشتکاروں سے جو تحصیل ہوتی ہے مالک ہوں یا نہوں اور جو کچھ اور منافع محال سے حاصل ہو سب شاملات میں جمع کیا جاتا ہی اور گائوں کے اخراجات منجرا دیکر جو بچے شریکوں میں ایک قاعدہ مقررہ پر بانٹا جاتا ہی *

دیہات ‡ بھیجاچارہ مکمل وہ ہیں جن کی زمین منقسم ہی اور شرکا اپنے اپنے حصہ پر جدا جدا قابض ہیں اور ہر ایک شخص اپنی زمین کا انتظام اور مالکداری کا حصہ معین ادا کرتا ہی مگر تاہم سب بالاشتراك باقی کے ذمہ دار ہیں اگر کوئی حصہ دار اپنے حصہ کے دینے میں قاصر ہو *

† ذبحہ ۸۷ ہدایہ نامہ ہندوستان *

‡ ذبحہ ۸۸ ہدایہ نامہ ہندوستان *

دیہات + بھیہا چارہ نامکمل وہ ہیں جن میں کچھ زمین مشترک ہی اور کچھ جداگانہ قبضہ میں ہیں اور تحصیل کی صورت یہہ ہی کہ پہلے تو شاملات زمین کے منافع سے گائوں کا خرچہ اور مال گذاری ادا کی جاتی ہی پھر جو باقی رہے باچہ کے بموجب ہر ایک حصہ سے تحصیل کی جاتی ہی اور جو فاضل بچے تو اسی حساب سے شریکوں میں بت جاتا ہی ایسی صورت میں بولا جاتا ہی کہ دھار باچہ یا بیہ نام کے موافق مال گذاری ادا کی گئی *

ان پچھلی قسم کے دیہات کو پٹی داری مکمل اور پٹی داری نامکمل بھی کہتے ہیں مگر یہہ ایک پورانی غلطی ہی جس نے اول اول کاغذات سرکاری میں رواج پایا ہی اسلئے کہ ان لفظوں سے جو اصلی مواد ہی ظاہر نہیں ہوتی بلکہ پٹی داری کوئی قسم مستقل نہیں ہی کیونکہ وہ ہر ایک قسم میں پائی جاتی ہی مثلاً موضع زمینداری میں جب کہ وہ کئی پٹیوں پر تقسیم ہو گیا ہو اور اُس کی ہر ایک پٹی میں اُس کے شرکاء کا قبضہ بالاجمال ہو اور موضع بھیہا چارہ مکمل میں جب کہ وہ چند پٹیوں میں تقسیم ہو گیا ہو اور ہر ایک پٹی کے شرکاء اپنی اپنی اراضی پر جداگانہ قبضہ رکھتے ہوں اور موضع بھیہا چارہ نامکمل میں جب کہ وہ متعدد پٹیوں پر تقسیم ہو اور ہر ایک پٹی میں اُس کے شرکاء کچھ اراضی مقبوضہ جداگانہ اور کچھ شاملات بھی رکھتے ہوں مگر جبکہ اس غلطی کا مدت سے رواج چلا آتا ہی تو اب اُس پر اعتراض نہیں ہر سکتا اور بطور غلطالعام کے تصحیح تسلیم کیا جاتا ہی اور اسی سبب سے میں کہتا ہوں کہ دیہات بھیہا چارہ مکمل اور پٹی داری مکمل اور دیہات بھیہا چارہ نامکمل اور پٹی داری نامکمل کو متحد اور ہم معنی تصور کرنا چاہیئے *

بہت سے دیہات ایسے بھی نکلیں گے جن میں ایک متحال میں کسی قسم کی ملکیت مندرجہ اقسام ملکیت مذکورہ بالا موجود ہوں مثلاً † شاید تھوک و پٹی کہ اس عبارت سے بڑی اور چھوٹی قسمیں

† دہانہ ۸۹ ہدایہ نامہ ہندوستان *

‡ دہانہ ۹۷ ہدایہ نامہ ہندوستان *

مراد ہیں ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہوں حالانکہ ہر ایک تھوک اور پٹی کے سبب حصہ دار زمین پر بالاشتراك قابض ہوں اس طرح سے ممکن ہے کہ ایک تھوک پٹیداری خالص خواہ غیر مکمل ہو اور دوسرا تھوک زمینداری شاید اس تھوک کی سب سیر کی زمین پر ایک ہی شرح سے محاسبہ کیا جاتا ہو اور اُس تھوک میں ہر ایک کا لگان بالمقطع مقرر ہو *

اکثر دیہات † ایسے ہیں جن میں باوجود قبضہ بالاجمال کے ہر ایک حقیقت دار نے چند آسامیوں کو اپنا تصور کر لیا ہی اور روپیہ خواہ بتائی جو اُن سے واجب الادا ہی لیتا ہی اور سرکار کی مالکداری جو اُس کو اپنے حصہ کی دینی ہی ادا کرتا ہی اور درحقیقت اسی قسم کے دیہات ہیں جن پر صحت سے دیہات تھوک داری کا اطلاق کیا جاسکتا ہی اور وہ بھی ایک قسم کے دیہات زمینداری شمار کیئے جاتے ہیں *

جو ضرورت تقسیم کی میں نے بیان کی جب وہ پیش آتی ہی تو خراہ نخواہ حقیقت داروں کو اپنے اپنے حصہ کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کرنا پڑتا ہی اور اسی سبب سے دیہات بہبا چارہ مکمل خراہ نامنمل پیدا ہوتے ہیں یہہ تقسیم حسب اقتضاء رائے مالکوں کے کئی طرح پر عمل میں آتی ہی *

اول قاعدہ شرعی پر یعنی حقوق جدی پر ایسی تقسیم میں جو حصہ موروثی ہر ایک مالک کا بحساب بسوہ و بسوانسی گانوں میں ہوتا ہی اُسی کی مناسبت سے کل رقبہ متعال میں سے اپنے حصہ کی اراضی علیحدہ کر لیتا ہی اور سرکاری جمع کا حصہ حق وراثت کے بموجب ہر مالک کو دینا پڑتا ہی اُسی قدر سرکاری جمع اپنے ذمہ کر لیتا ہی اور اُسی کے مطابق زمین بھی اپنے قبضہ میں رکھتا ہی *

دویم رسمی قاعدہ پر ایسی تقسیم میں لحاظ حقوق جدی کا کچھ نہیں ہوتا بلکہ ہر مالک بموجب اُس رسم و رواج کے جو اُنکے گانوں میں مروج ہی زمین پر علیحدہ قبضہ رکھتا ہی اور بقدر اپنی

اراضی مقبوضہ کے مالگذاری مناسب بھی ادا کرتا ہی مگر وہ زمین کسی خاص قاعدہ سے مقرر نہیں ہوئی امتیاز ان دونوں قسم کی تقسیم میں یہہ ہی کہ جہاں تقسیم بموجب قاعدہ شرعی کے ہوتی ہی وہاں زمین کا قبضہ مالک کے حصہ مالگذاری کے اندازہ پر ہوتا ہی اور جہاں تقسیم بموجب قاعدہ رسمی کے ہوتی ہی وہاں مالگذاری کا حصہ زمین مقبوضہ کے اندازہ پر ہوتا ہی *

جن دیہات میں تقسیم بموجب قاعدہ رسمی کے ہوتی ہی اُن میں بھی دو طرح کی صورتیں نکلتی ہیں ایک یہہ کہ حق وراثت شرعی کا نشان اُن دیہات میں بالکل محو اور نسبتاً منسباً ہو جاتا ہی اور حق ملکیت کا اندازہ صرف اُسکی زمین مقبوضہ کی مقدار پر ہوتا ہی جو صرف بالمعاظ کسی رسم و رواج اور بھائی بندی کی ریت کے تقسیم ہوئی تھی دوسرے یہہ کہ باوجود تقسیم ہونے اراضی کے بالمعاظ کسی رسم و رواج کے اور ہر مالک کے قبضہ میں کسی قدر اراضی ہونے کے حقوق شرعی یعنی حصہ داری موروثی بھی معلوم اور مقبول ہوتی ہیں گو منافع کی تقسیم اور سرکاری مالگذاری کا ادا کرنا اُن حقوق کے بموجب نہ ہوتا ہو بلکہ صرف اراضی مقبوضہ کے لحاظ سے ہوتا ہو مگر پھر بھی حقوق مذکور معلوم اور ملحوظ ہوں اور اُن کے پھر جاری کرنے کا امکان مدنظر ہو اور اسی لیئے باوجودیکہ ادائے زر مالگذاری سرکار رسمی قاعدہ کے بموجب ہرتی ہو مگر سائر کی رقومات کی تقسیم اور افتادہ زمین کا استحقاق حق جدی پر قائم ہو ایسی تقسیم مالکوں میں اکثر بنظر آسانی ادائے مالگذاری سرکار کے عمل میں آتی ہی اور یہہ مقصود ہوتا ہی کہ جب مالک چاہینگے اراضی کو اپنے اپنے حقوق شرعی کے موافق از سر نو تقسیم کر لینگے *

علاوہ اس کے منقسم ہو جانے اراضی کے درمیان مالکوں کے ایک اور صورت بھی پیش آتی ہے اور وہ یہہ ہی کہ ہر ایک مالک بقدر اپنے حصہ موروثی کے زر مالگذاری سرکار ادا کرتا ہی مگر ہر ایک مالک کے قبضہ میں اراضی بالمعاظ حصہ موروثی یا حصہ مالگذاری کے کم و بیش ہوتی ہی اس کمی بیشی کا سبب کبھی تو آپسکی رضامندی سے ہوتا ہی

اور کبھی زبردست مالک کے کم زور مالک کی اراضی پر قبضہ کر لینے سے اور یہ ایک ایسی نامنصفانہ تقسیم ہوتی ہے جس کا تدارک فی الفور کرنا پڑتا ہے *

ان تمام حالات سے جو مذکور ہوئے ثابت ہوتا ہے کہ تقسیم ہونا محال کا درمیان شرکاء کے ایک ایسا امر ہے جو ناگزیر ہے اور ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے اور یہ امر صرف ایسا ہی نہیں ہے کہ اغراض رعایا ہی اس پر موقوف ہوں بلکہ وصول ہونا مالگذاری سرکار کا ہی اُس پر موقوف ہوتا ہے اس لیے ایسی گورنمنٹ کو جو قوانین معینہ کے بموجب کار بند ہوتی ہے ضرور ہوتا ہے کہ واسطے بتوارہ محلات کے کوئی قانون ایجاد کرے جس سے رعایا کو بھی آسائش اور سرکاری مالگذاری کے وصول میں بھی آسانی ہو اسی بنیاد پر ہماری گورنمنٹ کی کونسل نے ابتدا سے درباب ایجاد قانون بتوارہ توجہ کی ہے *

قانون ۹ سنہ ۱۸۱۱ ع جو زیادہ تر بتوارہ دیہات بھیا چارہ سے علاقہ وکھتا تھا تو کونسل سے جاری ہوا اور پھر بموجب قانون ۱۱ سنہ ۱۸۱۱ ع کے واسطے ترمیم جمع اُن اراضیات کے جن کا بتوارہ ہوا ہو مبعان زیادہ بڑھائی گئی اور قانون نوزدہم سنہ ۱۸۱۲ ع واسطے بتوارہ اُن محلات کے جاری ہوا تھا جو دیہات زمینداری کے کہلاتے ہیں مگر یہ قوانین درحقیقت واسطے جمیع اقسام کے محلات کے جن کا بیان میں نے اوپر کیا کافی نہ تھے علی الخصوص جو دیہات بھیا چارہ نامکمل کے تھے اُن کے بتوارہ سے کوئی قانون بھی اُن قانونوں میں سے متعلق نہیں ہو سکتا تھا اس لیے جناب آئرہیل ہیرنگٹن صاحب بہادر نے جو ہماری پریسیدنسی کے ممبر مقرر ہیں بصلاح صاحبان صدر بورڈ اور بائیسے جناب نواب لغتذمت گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی اس ایکٹ کا مسودہ مرتب کیا مسودہ پیش کرتے وقت جو گفتگو جناب ممدوح نے کونسل میں کی اور جس سے وجوہ اور منشاء اس ایکٹ کے پائے جاتے ہیں تمکو سناتا ہوں *

جناب ممدوح نے یہ فرمایا کہ ”قانون متجاریہ حال جس کے بموجب بتوارہ ایسے محلات کا جو قبضہ مشترک میں ہوں معرفت

سرکاری عہدہ داران مل کے پریزیڈنسی فورٹ ولیم بنگالہ میں ہوتا ہی نسبت ایک بڑی قسم محلات واقع ممالک مغربی و شمالی پریزیڈنسی مذکور کے بہت ناقص پایا گیا ہی یعنی نسبت اُن محلات کے جن میں جائداد دو یا زیادہ اشخاص کی قدرے قبضہ جداگاہ میں قدرے قبضہ مشترک میں ہو عبارت قانون تجارتیہ حال کی مانع اس امر کی ہی کہ قسم مذکور کے محلات سے احکام اُس قانون کے متعلق کیئے جائیں یہاں تک کہ اراضیات واقع محلات مذکور جو قبضہ مشترک میں ہوں بموجب اُس قانون کے نقابل تقسیم تصور کیئے جاتے ہیں *

اور زیادہ قابل لحاظ کے اعتراض نسبت قانون تجارتیہ حال کے یہہ صی کہ جو کارروائی واسطے بتوارہ محال مشترک غیر منقسم کے اُس کے بموجب مقرر ہی وہ نہایت دیر طلب ہی اور وہ کارروائی اس نوع کی ہی کہ جو شخص بتوارہ میں داخل اندازی یا مزاحمت سے اپنا فائدہ سمجھتا ہو وہ ہمیشہ اُسکی تعمیل کا سدراہ ہو سکے کہ بدعت اُسکے اکثر مقدمات میں اس قدر دیر ہو جاتی ہی کہ نہایت فارا ہی پس بڑی غرض مسودہ ایکٹ ہذا کی یہہ ہی کہ قانون تجارتیہ کے سقم مذکورہ بالا رفع کیئے جاویں اور ایک زیادہ تر اور سہل طور کارروائی کا جس سے تقسیم محال قبضہ مشترک کی بالعموم بہ نسبت سابق تھوڑے عرصہ میں ہو سکے مقرر کیا جاوے اور جیسا کہ بالفعل اکثر ہوا کرتا ہی ایک عمر دراز اگر ایک عمر دراز نہیں تو سال ہائے سال تک کام متد نہو *

یہہ امر قابل غور ہی کہ آیا بتوارہ بہت چھوٹے محلات کا بھی جائز رکھا جائے نسبت بتوارہ ایسے محلات کے ایک اعتراض یہہ ہی کہ بہت سی چھوٹی چھوٹی جائداد کی مالکذاری سرکار کی تحصیل کرنے میں دقت ہوگی لیکن پچاس برس سے زیادہ ہوئے کہ ایک قانون (قانون ۵ سنہ ۱۸۱۰ ع) جاری ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ حق ہر حصہ دار محال مشترک غیر منقسم کا کسی قدر حصہ اُسکا ہو درباب اس امر کے مسلم رکھا گیا ہی کہ وہ اپنے حصہ محال کو باقی محال سے جدا کر کے اُسے اپنے قبضہ جداگانہ میں لائے اور جب کہ یہہ استحقاق دیا گیا ہی تر یہہ قرین

انصاف اور مناسب ہی کہ از روے قانون کے اُس استحقاق کو بلا دشواری اور بعمودہ مناسب اور بصرف واجبی دلا پانے کے وسیلے مقرر کیئے جائیں پس اُمید ہی کہ وہ وسیلے مسودہ ایکٹ ہذا سے حاصل ہونگے *

صاحب ممدوح نے یہہ بھی فرمایا کہ دفعہ ۵۳ میں یہہ تجویز کی گئی ہے کہ حسب صوابدید لوکل گورنمنٹ کے احکام مسودہ مذکور اُن محالّات کے بتّوارہ سے بھی متعلق کیئے جاویں گے جو مالکذاری سرکار سے معف ہیں مگر قانون متجاریہ حال صرف محالّات مالکذار سرکار سے متعلق ہی توسیع قانون کی بعض حالات میں بطریق مجوزہ نسبت محالّات معافی کے بلحاظ اُن محالّات یا حصص محالّات کے مناسب معلوم ہوتی ہی جو کہ بجلدوی خدمات سبزیں پر آشوب سنہ ۵۷ و ۱۸۵۸ع سرکار سے عطا کیئے گئے ہیں *

صاحب ممدوح نے یہہ بھی فرمایا کہ مسودہ جس نہج پر کہ بالفعل ہی نظر سے حاکمان صدر بورڈ رفنیو مقام الدآباد کے گذر چکا ہی اور اُنہوں نے پسند کیا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی نے بھی کہ جن کے ایما سے پیش کیا جاتا ہی منظور کیا ہی *

اگرچہ یہہ ایکٹ اِس لایق تھا کہ تمام پریسیڈنسی بنگالہ میں جاری کیا جاتا مگر جو کہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ کے ساتھ ایک جدا کونسل مقرر ہونے والی تھی اور نیز اضلاع بنگالہ کے لیئے پیش کرنا ایسے ایکٹ کا اُس ممبر کو زیادہ تر مناسب تھا جو اضلاع بنگالہ کی طرف سے ممبر مقررہ تھا اِسیلئے جناب ہیرنگٹن صاحب بہادر نے اِس ایکٹ کو اضلاع مغربی و شمالی سے متعلق ہونے کے واسطے پیش کیا تھا اب ہمارے لیئے یہہ ایک عمدہ قانون بتّوارہ کا ہی جو بسعی و عرق ریزی ہماری پریسیڈنسی کے نہایت آزمودہ کار اور ذہین اور نہایت عقلمند ممبر نے بنایا ہی *

لفظ بتّوارہ سے خود اُس کے معنی اور مراد پائے جاتے ہیں یعنی ایک محال کو کئی اجزا پر تقسیم کر ڈالنا بتّوارہ کہلاتا ہی مگر

یاد رکھنا چاہیئے کہ بتوارہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک بتوارہ مکمل اور دوسرا بتوارہ غیر مکمل جسکو بتوارہ اکھتا بھی کہتے ہیں *

اگر محال کے اجزا اس طرح سے ایک دوسرے سے منقطع کر کے علیحدہ محال بنائے جاویں کہ جمع مالگذاری اس جزو کی بھی علیحدہ کر دی گئی ہو اُسکو بتوارہ مکمل کہتے ہیں اور جب محال اس طرح پر بتوارہ کیا جائیگا تو ضرور ہوگا کہ رجسٹر مالگذاری میں نمبر جدا گانہ پر مندرج کیا جاوے *

بتوارہ غیر مکمل وہ ہوتا ہے کہ باوجودیکہ محال کے اجزا علیحدہ منقسم ہو گئے ہوں اور ہر قسمت پر جمع کا حصہ مناسب باندھا گیا ہو مگر تاہم محال منقسم نہیں ہو جاتا اور ذمہ داری مشترکہ بحال و برقرار رہتی ہے اور اسی کو بتوارہ اکھتا بھی کہتے ہیں *

امتیاز دونوں قسم کے بتواروں میں صرف یہ ہے کہ پہلی قسم کا بتوارہ ایک ایسا محال جدا گانہ تصور ہوتا ہے کہ گویا ایک کو دوسرے سے کچھ علاوہ نہ تھا ایک کی باقی میں دوسرا محال فہام نہیں ہو سکتا اور حقوق شفع جو مبنی اوپر حقوق مشترکہ کے ہوتے ہیں ایک دوسرے سے ساقط ہو جاتے ہیں بتوارہ اکھتا اس کے برخلاف ہوتا ہے وہاں باوصف منقسم ہو جانے اراضی اور تقسیم ہو جانے جمع علیحدہ کے ذمہ داری مشترکہ بحال و برقرار رہتی ہے اور حق شفع بھی جو مبنی اوپر اشتراک کے ہے بحال وہ برقرار رہتا ہے *

محال کی تعریف میں جو یہہ الفاظ داخل کیئے جاتے ہیں کہ اُس کا نمبر جدا گانہ رجسٹر مالگذاری میں بھی مندرج ہوا ہو اُس سے مراد اُس محال سے ہوتی ہے جس کا بتوارہ مکمل ہو گیا ہو یا ابتدا ہی سے ایک محال جدا گانہ ہو مگر محالات بتوارہ اکھتا پر بھی عام معنی بتوارہ کے جس سے مراد صرف منقسم ہو جانا زمین اور جمع کا ہی صادق آتے ہیں اس ایکٹ میں جو لفظ محالات کا استعمال کیا گیا ہے اُس سے یہی عام معنی مراد ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی محال بذریعہ بتوارہ مکمل کے محال جدا گانہ بنایا گیا ہو تو جس طرح اُس محال کے شرکاء آپس میں بتوارہ کرا سکتے ہیں

اُسی طرح اُس محال میں بھی بتوارہ کراستے ہیں جو بذریعہ بتوارہ اکٹھا کے ایک محال بنایا گیا ہو *

اُن دونوں قسم کے بتواروں کا ذکر دفعہ ۳ قانون ۱۹ سنہ ۱۸۱۲ع سے مستخرج ہو سکتا تھا الا کوئی خاص نام اُن دونوں بتواروں کا جدا جدا قرار نہیں پایا تھا ابتدا میں صدر بورڈ نے اپنے سرکلر مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۲۶ع میں بتوارہ مکمل کو بلفظ بتوارہ قانون فوزدہم سنہ ۱۸۱۲ع فامزد کیا اور بتوارہ نامکمل کو بلفظ بتوارہ بموجب درخواست طرفین موسوم کیا ہدایت نامہ مالگذاری میں جس کو آنریبل ٹامسن صاحب لغتذمت گورنر بہادر سابق نے جاری کیا پہلی قسم کے بتوارہ کو بلفظ بتوارہ مکمل اور دوسری قسم کو بلفظ بتوارہ نامکمل فامزد کیا ہی مابعد کے سرکلروں میں پہلا بتوارہ بلفظ بتوارہ قانونی اور دوسری قسم کا بتوارہ بلفظ بتوارہ اکٹھا موسوم ہوا ہی *

مگر مجھکو شبہہ ہی کہ اس ایکٹ کی رو سے جو بتوارے ہونگے وہ صرف بتوارے مکمل ہی ہونگے یا بتوارہ نامکمل بھی کیونکہ اُس کی دفعہ ۲۲ سے مجھکو یہ شبہہ پڑتا ہی کہ اس ایکٹ کی رو سے جو بتوارے عمل میں آئینگے ہمیشہ وہ بتوارے مکمل ہوا کرینگے کچھ عجیب نہیں کہ اس ایکٹ کے یہ معنی سمجھنے میں کسیقدر میں غلطی میں پڑا ہوں کیونکہ مجھکو کوئی وجہ اس بات کی مانع نہیں معلوم ہوتی کہ اگر مالکان محال بتوارہ اکٹھا چاہتے ہوں تو یہ ایکٹ اُس کا مانع ہو مگر اُمید ہی کہ چند روز میں جب اس قسم کے مقدمات حاکمان اعلیٰ تک پہنچینگے تو کوئی مران دفعہ ۲۲ کی منقح ہو جائیگی اور جو شبہہ کہ اس وقت لکچر دیتے وقت مجھکو پڑا ہی آئندہ کسی وقت میں مرتفع ہو جائیگا *

قانون بتوارہ جب ایجاد کیا جائے تو لازم ہی کہ وہ ایسی طرز پر بنایا جائے کہ جس سے حقوق مالکان میں یا اُن کے رسم و رواج میں جس کو وہ بمنزلہ قانون سمجھتے آئے ہیں یا اُن مراتب میں جن کی تعمیل پانے کی اُن کو کسی آئندہ زمانہ میں مد نظر ہی تفاوت نہ آنے پوارے کیونکہ اگر قانون بنانے میں ان امور کا لحاظ نہ رہے تو ایک اختلاف

عظیم اور ابتری بے حد حقوق ملکیت میں واقع ہو چنانچہ یہ ایکمٹ ان تمام امور پر لحاظ کر کے بنایا گیا ہی جس طرح کہ میں تمکو اُس کی دفعات پر لکچر دینے سے بتاتا ہوں کہ اُن اقسام زمینداروں کے بتوارہ سے جن کا مینے اوپر بیان کیا کس طرح اس ایکمٹ کی دفعات متعلق کی جاتی ہیں *

اس ایکمٹ کی دفعہ ۵ میں نوعیت محال کا اور اُس طریق بتوارہ کا جس طریق سے درخواست کنندگان بتوارہ کو منظور ہو ذکر لکھے جانے کا حکم ہی اُس نوعیت محال سے اُنہیں اقسام زمینداری کا لکھا جانا مراد ہی جو میں اوپر بیان کر چکا اور طریق بتوارہ کے لکھنے سے یہ مراد ہی کہ درخواست کنندگان کو لکھنا چاہیئے کہ کس قاعدہ پر بتوارہ ہونا چاہتے ہیں آیا قاعدہ شرعی پر یا قاعدہ رسمی پر تاکہ طرفثانی کا اعتراض جو نسبت اُس طریق بتوارہ کے ہو علانیہ تجویز میں آسکے *

دفعہ ۸ میں صاحب کلکٹر کو حکم ہی کہ بعد تحقیقات اور تصفیہ امورات ضروری کے ایک روبکاری مشعر نوعیت اور تعداد اُن حقوق کی جن کے بموجب بتوارہ عمل میں آئیگا تحریر کریں یہ روبکار بنیاد طریق بتوارہ ہوتی ہی اور مقدمات بتوارہ میں صاحب کلکٹر کا یہ کام نہایت نازک اور نہایت عمدہ ہی اور اس سے مراد یہ ہی کہ صاحب کلکٹر نوعیت محال کو جس کی تفصیل میں نے اوپر بیان کی خیال کر کے اس بات کی تجویز کریں کہ آیا تقسیم محال کی بحساب حصہ جدی یعنی حقوق شرعی کے ہوگی یا بلحاظ حقوق رسمی یعنی بلحاظ قبضہ اراضی مقبوضہ ہر ایک مالک کی سمجھنا چاہیئے کہ اسی روبکاری پر مدار صحت اور عدم صحت بتوارہ کا ہی اگر تشخیص نوعیت محال اور طریق بتوارہ اس روبکاری میں بصحت لکھا جائیگا تمام امور بتوارہ بخوبی انجام پائینگے ورنہ تمام کارروائی بتوارہ کی ابتر اور خراب ہو جائیگی *

یہ دفعہ ایسی عمدہ اور ایسی جامع ہی کہ تمام مختلف نوعیت کی ملکیتوں کے بتوارہ سے متعلق ہوسکتی ہی اور ہر قسم کی ملکیت کے بتوارہ کو بہ شایستگی انجام دیتی ہی تمام حقوق مالکان کی

اور نیز اُن کی اُپس کی بھائی بندی کی رسم و رواج اور نیز وہ مراتب جن کی تعمیل ہونے کی مالکوں کو آئندہ زمانہ میں مد نظر تھی سب بحال اور قائم رہتے ہیں اور کسی طرح حقوق ملکیت میں اختلاف واقع ہونے نہیں پاتا اور یہہ ایک نہایت عمدہ صفت اِس ایکٹ کی ہی *

دفعہ ۳۰ اِس ایکٹ کی بالتخصیص دیہات بھیہا چارہ نامکمل سے علاقہ رکھتی ہی اور دفعہ ۳۲ دیہات بھیہا چارہ مکمل سے اب تم سے ایک مختصر گفتگو نسبت بتوارہ مختلف اقسام حقیقت دیہات کے بیان کرتا ہوں *

دیہات زمینداری مطلق میں جہاں قبضہ بالاجمال ہی اور ہر ایک مالک اپنی حقیقت کو بحساب قاعدہ شرعی مرور و ثنی خیال کر کر بحساب بسوہ و بسوانسی یا آٹھ و پائی شمار کرتا ہی وہاں تعین طریقہ بتوارہ میں کچھ مشکلات پیش نہیں آتیں کیونکہ تمام اراضی بالاجمال ہی اور بحساب کسوری اُس کی تقسیم کرنے میں کچھ مشکل نہیں *

دیہات بھیہا چارہ میں جہاں ابتدا ہی سے اراضی مقبوضہ ہر ایک مالک کی بقدر اُس کے حصہ شرعی کے قبضہ میں آئی تھی قواعد تقرر بتوارہ کچھ مشکل نہیں ہی اور اسی طرح اُن محلات میں بھی جہاں تقسیم اراضی کی گو اوپر کسی قاعدہ رسمی کے ہوئی تھی مگر اب حق ملکیت کا اندازہ صرف رسم و رواج تھا اور صرف اراضی مقبوضہ ہر ایک مالک کی حق ملکیت کا اندازہ تھا اور حق وراثت کا نشان بالکل محدود ہو گیا تھا وہاں بھی قواعد تقرر بتوارہ چنداں مشکل نہیں بلکہ صرف اسی قدر کافی ہوگا کہ رسم اور اُس کے جملہ حالات خوب تحقیق کر کے دوبار طریقہ بتوارہ میں مندرج کی جاویں *

الا اُن محلات میں جہاں قبضہ اراضی کا گو بموجب کسی رسمی قاعدہ کے ہوا ہو یا کسی مالک نے کسی اور سبب سے مثل زبردستی وغیرہ اپنے حق شرعی سے زیادہ اراضی پر قبضہ کر لیا ہو اور باوجود مقبوضہ ہونے اراضی ہر ایک مالک کے حقوق شرعی معدوم نہ ہوئے ہوں اُن محلات میں البتہ طریقہ تقسیم مقرر کرنا اور دوبار تہذیب طریقہ بتوارہ

لکھنا جس کا ذکر اس ایکٹ کی دفعہ ۸ میں ہی نہایت مشکل اور
فہایت نازک کام ہی *

بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ ہر ایک مالک کے قبضہ جداگانہ
میں بلا لحاظ مناسبت اُس کے حق شرعی کے کسی قدر اراضی ہوتی
ہی مگر حقوق وراثت شرعی بھی معلوم اور مقبول ہوتے ہیں گو منافع
معمولیٰ کی تقسیم اور سرکاری مالگذاری کے ادا کے واسطے مدت سے اُن
حقوق پر کسی سبب سے رجوع نہیں کیا جاتا پھر بھی حقوق مذکور
معلوم اور ملحوظ ہوتے ہیں اور اُن کے پھر جاری ہونے کا امکان مد نظر
ہوتا ہی اس صورت میں جو لوگ حق وراثت سے کم قبضہ رکھتے ہیں
وہ اپنے حقوق بموجب دعویٰ کرنے کو طیار اور جو لوگ زائد پر قبض
ہوتے ہیں منافع کے لیئے تقسیم کا انکار تو نہیں کر سکتے مگر اُس سے
بچنے کی اُنید رہتے ہیں منافع کی تقسیم میں حق جدی کی طرف
رجوع کرنا بالکل موقوف نہیں ہوتا گو اداے مالگذاری رسمی قاعدہ کے
بموجب ہوتی ہو الا سائر کی رقومات اور افتادہ زمین کا استحقاق حق
جدی پر ہوتا ہی اور اسی سبب سے خواستگار بتوارہ چاہتا ہی کہ
از سر نو تقسیم متحال کی بلحاظ حصہ شرعی کے کرادی جاوے *

بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں مالک اپنے اپنے حق اور
حصہ کا شمار بحساب بسوہ و بسوانسی یا آٹہ و پائی بموجب حصہ
شرعی کے کرتے ہیں اور زر مالگذاری سرکار بھی بقدر اپنے حصہ کے دیتے
ہیں مگر زمین اُن کے قبضہ میں اُن کے حصہ سے کم خواہ کم قدر ہوتی
ہی اُن کی درخواست یہ ہوتی ہی کہ میرے قبضہ کی زمین حصہ
کی برابر پوری کر دی جاوے ایسے تنازعات میں قوانین سابق کے بموجب
صاحب کلکتہ کو بجز تغیر و تبدیل مقدار مالگذاری کے اور کچھ اختیار
نہ تھا مگر اس ایکٹ کی رو سے اس قسم کے تمام تنازعات کے تصفیہ کا
صاحب کلکتہ کو اختیار ہوا ہی اور یہ ایک عمدہ صفت اس ایست کی
ہی جس کے بموجب مالکان اراضی کی درخواست بتوارہ میں بھی
تاخیر اور تساہل نہیں ہونے پاتا اور نیز ایک درجہ یعنی محکمہ ابتدائے
عدالت دیوانی کے اخراجات سے تخفیف حاصل ہرتی ہی *

غرضکہ دونوں قسم کے مقدمات میں جو فرق ہی وہ ظاہر ہی
یعنی جہاں قبضہ اراضی کا بلحاظ حقیقت جدی ہوا ہی یا جہاں حقوق
جدی نیست و نابود اور نسیاً منسیاً ہو گئے ہیں وہاں طریقہ بتوارہ کا
بلحاظ اراضی مقبوضہ ہوتا ہی اور جہاں وہ حقوق موجود اور ملحوظ
ہوتے ہیں وہاں طریقہ بتوارہ کا بلحاظ حصہ جدی کے ہوتا ہی *

بتوارہ کرنے کا ایک عمدہ اصول یہہ ہی کہ حتی المقدور اراضیات اُس
مالک کی جو خواستگار بتوارہ اور جو اپنی حقیقت کا چھوٹا سا ایک
محال جداگانہ بنانا چاہتا ہی یکجا جمع کی جاویں اس ایکٹ کی
دفعہ ۳۵ میں اس طریقہ پر جہاں تک ممکن ہی عمل کرنے کا اور
تبادل اراضیات سے اس عمدہ مطالب کے حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہی
اور اس ایکٹ کی یہہ یہی ایک ایسی عمدہ بات ہی کہ منجمہ
صفات اس ایکٹ کے شمار کی جاوے *

اس ایکٹ کی دفعہ ۳۱ میں نامنظوری بتوارہ کا بحالت یکجا نہ
جمع ہونے اراضیات مقبوضہ جداگانہ کے حکم دیا گیا ہی یہہ زیادہ تر
اُن محالات سے علاقہ رکھتی ہی جہاں کھیت بہت واقع ہوتا ہی
کھیت بہت اُس کو کہتے ہیں کہ دو گانوں کے کھیت آپس میں خلط ملط
ہو گئے ہوں اور ہ ایک اپنے اپنے گانوں کے نام سے مشہور ہو میں نے
ایک پرگنہ کا پرگنہ دیکھا ہی جس کے تمام موضع آپس میں مختلط ہو کر
کھیت بہت کی طرح واقع ہو گئے ہیں ایک موضع کے کھیت تین تین
اور چار چار موضعوں میں واقع ہوئے ہیں پس بلا شبہ اگر ایسی حالت
میں مالکان اراضی تبادل اراضی پر راضی نہوں اور اپنی حقیقت کے
کھیتوں کو یکجا جمع کرنا نہ چاہیں تو بتوارہ محض بے سود بلکہ غیر
ممکن ہوتا ہی *

اصول تحصیل محاصل گورنمنٹ میں جن لوگوں نے کتابیں
تصنیف کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کو درباب تقسیم اراضیات
کے جو آپس میں مالکان اراضی کرتے ہیں زیادہ تر نگرانی رکھنے سے غرض
یہہ ہی کہ جس قدر اجزا محال کے بطور محال جداگانہ تقسیم ہوں
اُن ہو جمع مناسب مقرر کی جاوے تاکہ گورنمنٹ کو ہر ایک محال

علیحدہ شدہ سے جو بعد علیحدہ ہوجانے کے خود ذمہ دار مالکذاری سرکار ہوتا ہی زر مالکذاری وصول ہوسکے اور مالکوں کے اس فریب سے کہ اراضی عمدہ پر کم جمع تفریق کو کر اور اراضی ناقص پر سنگین جمع تقسیم کر کر گورنمنٹ کو نقصان پہونچاویں محفوظ رہے اور نیز دوسرے لوگ جو کسی سبب سے مشتری یا قائم مقام مالکان اُس محال کے ہوں اُس فریب نقصان دہندہ سے محفوظ رہیں! اس سے لازم آتا ہی کہ تشخیص ہر ایک محال کی گورنمنٹ اپنے ہاتھ میں رکھے اور اپنی منصفانہ تجویز سے ہر ایک محال تقسیم شدہ کی جمع تجویز کرے مگر ایسا اختیار خاص گورنمنٹ کو اپنے ہاتھ میں رکھنے سے ایک قباحت عظیم پیدا ہوتی تھی کہ جس طرح مالک اپنی اپنی اراضیات کے نفع و نقصان سے واقف ہوتے ہیں اُس طرح پر گورنمنٹ کا واقف ہونا نہایت مشکل امر ہی اور اس لیئے ممکن ہی کہ گورنمنٹ کیسی ہی فیک نیتی اور منصفانہ تجویز سے تشخیص جمع ہر ایک محال کی کرتی اس پر بھی غلطی میں پڑنا ممکن ہی یہ دونوں امر آپس میں ایسے مخالف اور ایک دوسرے کی ضد تھے کہ اُن کی اصلاح کے لیئے ایک ایسا قانون بنانا جس سے یہ دونوں سقم رفع ہوجاویں نہایت مشکل تھا مگر اس ایکٹ میں ہماری پریسیدنسی کے ممبر مقررہ نے نہایت فہانت سے اور بے انتہا خوبی سے ان دونوں سقموں کو رفع کیا ہی دیکھو اُس کی دفعہ ۱۸ میں مالکان اراضی کو اپنی رضامندی سے خواہ ڈالٹوں کے تقرر سے اختیار تفریق جمع ہر ایک محال کا دیا گیا ہی اور اُس کی منظوری صاحب کلکٹر کی رائے اور حکام بالا دست کی منظوری پر مشروط کی گئی ہی جس سے دونوں سقم رفع ہو گئے اگر مالکان محال یا ڈالٹان مقررہ فیک نیتی سے تفریق جمع کی ہر ایک محال پر کریں تو صاحب کلکٹر کو اُس کی منظوری میں کچھ عذر نہیں ہوگا اور اگر اُس میں وہ لوگ کچھ فریب اور بے ایمانی کریں تو صاحب کلکٹر کو اُس کی نامنظوری کا اختیار حاصل رہیگا پس یہہ مراتب اس ایکٹ میں ایسی عمدگی سے قائم کیئے گئے ہیں کہ اگر مالکان محال فیک نیتی سے کاربند ہوں تو سراسر اُن کا فائدہ اور خود

اُن کو بطور حاکم کے خود اپنے حقوق کے فیصلہ کرنیکا اختیار حاصل ہوتا
ہی *

باوجود اُن سب احتیاطوں کے جو اس ایکٹ میں قرار دی گئی
ہیں ممکن ہی کہ کسی سبب یا غفلت سے تشخیص مالکذاری ہو ایک
محال میں غلطی یا فریب واقع ہوا ہو اُس کی انسداد کے لیئے یہی
ایک میعاد کثیر بارہ سال کی از روئے دفعہ ۴۵ اس ایکٹ کی
دی گئی ہی اور اس سے توقع ہی کہ اگر کسی بتوارہ میں ایسا فریب
ہوا ہو تو اس قدر عرصہ تک اُس کا مخفی رہنا نہایت مشکل معلوم
ہوتا ہی *

ایک محال کو متعدد محالات جداگانہ پر تقسیم کرنے سے جیسے فوئڈ
متصور ہیں ویسے ہی نقصانات بھی خیال میں آتے ہیں اعلیٰ الخصوص
ایسی حالت میں کہ جب احکام وصول باقی مالکذاری جو در صورت
یکشامل ہونے محال کے متحد جاری ہوتے تھے اب جداگانہ جاری ہونگے
اور جو اخراجات کہ ایسی حالت میں کل گائوں پر پڑتے وہ محالات
جداگانہ تقسیم شدہ کی ہر ایک محال پر پڑنے ممکن ہیں اگرچہ اس
قسم کے اخراجات کا پڑنا نتیجہ غفلت اور تساہل مالکان حقیقت کا ہوتا
ہی مگر پھر بھی جبکہ کسی سبب سے اس قسم کے متعدد محالات
ایک ہی شخص کے قبضہ میں آجائیں تو اُسپر ایسے متعدد اخراجات
عاید کرنے نا انصافی سے خالی نہیں ہوتے یہہ نقص دفعہ ۴۸ و ۴۹
اس ایکٹ نے رفع کر دیا جہاں اجازت دی ہی کہ جب ایسے محال
ایک شخص کی ملکیت ہو جاویں تو پھر اُسکو محالات کے شامل
کر لینے کا استحقاق دیا گیا ہی *

عمدہ فائدہ جو اس ایکٹ سے مالکان حقیقت کو حاصل ہوا ہی وہ
یہہ ہی کہ بعض صورتوں میں باوجود تنازعات حقیقت کے اُنکا تصفیہ
کلکٹری سے بہ تخفیف اُن اخراجات کے جو در صورت رجوع ہونے فالش کے
دیوانی عدالت میں پڑتے ہیں ہو جاتا ہی اور پھر جو حقوق کہ از روئے
قوانین دیوانی عدالت کے عموماً رعایا کو دیئے گئے ہیں وہ بھی بدستور
بحال رہتے ہیں کیونکہ ایسی حالت میں صاحب کلکٹر کو حکم دیا گیا

ہی کہ وہ تصفیہ ایسے تنازعات کا اُنہیں قواعد پر کریں جو مقدمات دیوانی میں قوانین ضابطہ عدالت دیوانی میں مقرر ہیں اور پہر شخص ناراض کو اُس فیصلہ سے اپیل کرنیکہ ایسا ہی حق دیا گیا ہی کہ گویا وہ مقدمہ ابتداء عدالت دیوانی ہی سے فیصلہ پایا تھا *

بتوارہ میں جو کارروائی ہوتی ہی وہ دو قسم کی ہوتی ہی ایک وہ جو حقوق مالکان حقیقت پر اثر کرتی ہی دوسرے وہ جو ریونیو یعنی جمع مالگذاری پر موثر ہوتی ہی پچھلے امر کا تصفیہ ضرور ہی کہ صرف حکم مال ہی کی جانب سے ہو اور پہلے امر کے لیئے انصاف مقتضی ہی کہ اُسکا تصفیہ اُس عدالت سے کیا جاوے جو ایسے حقوق کے تصفیہ کے لیئے مقرر ہی اسی لحاظ سے اس ایکٹ میں اُس کارروائی کا اپیل جو ریونیو سے علاقہ رکھتی ہیں حکام مال سے متعلق کیا گیا ہی اور جو تنجونیو کہ حقوق مالکان پر موثر ہی اُسکا اپیل عدالت دیوانی پر سپرد کیا گیا ہی اور ان دونوں قسم کے احکاموں سے کوئی دقیقہ داد دہی کا فرو گذاشت ہونا امکان سے خارج ہو گیا ہی *

غرضکہ یہہ ایکٹ ایسا پر فوائد جاری ہوا ہی کہ تمام مالکان اراضیہ ممالک شمال و مغرب کو جناب انریبل ہیئرنگٹن صاحب بہادر اپنی پریسیڈنسی کے ممبر مقررہ کی ذہانت پر فخر کرنا چاہیئے اور اُن کی اس محنت اور عرق ریزی کا جو اُنہوں نے اس ایکٹ کے بنانے میں کی ہمیشہ شکر گزار رہنا چاہیئے *

